WED.20.May.2026
VOLUME: 22 NO:120
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

روزنامہ
ناندیڑ
Established: May 1994 قائم شدہ: مئی

ورقِ تازہ

RNI No. MAHURD/2006/16935
پربھنی اور ناندیڑ سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز بدھ 20/مئی 2026
جلد: 21 شمارہ نمبر 120
2/ذی الحجہ 1447ھ
قیمت 3=00 روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com
HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

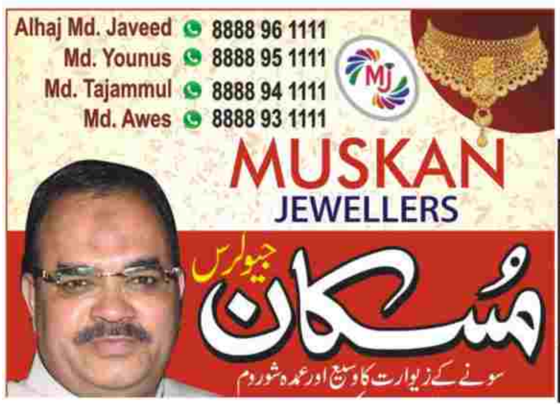

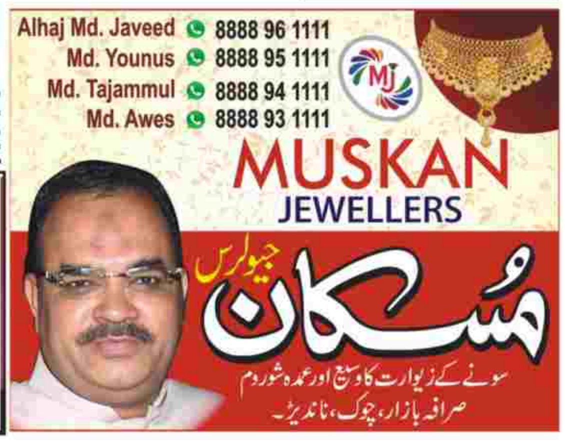

'ایک ایسا طوفان آرہا ہے، جو آج تک ہندوستان نے نہیں دیکھا'، رائے بریلی میں راہل گاندھی کا خطاب

بریلی:19/مئی (ایجنسیز) لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی آج بریلی میں پارٹی کارکنان سے خطاب کرتے ہوئے نظر آئے، جس میں پی ایم مودی کی عوام مخالف پالیسیوں کے ساتھ ساتھ ان کی کارگزاریوں کو بھی ہدف تنقید بنایا۔ انھوں نے آج رائے بریلی میں میڈیا اہلکاروں سے بات کرتے ہوئے ہندوستان میں معاشی طوفان آنے کا دعویٰ کیا تھا، یہ دعویٰ انھوں نے پارٹی کارکنان سے خطاب کے دوران بھی دہرایا۔ انھوں نے کہا کہ ''ملک میں زبردست معاشی طوفان آنے والا ہے، جس میں سب سے زیادہ چوٹ ہندوستان کے مزدوروں، کسانوں اور چھوٹے تجاروں کو لگے گی۔'' وہ مزید کہتے ہیں کہ ''میں پہلے سے کہہ رہا ہوں کہ معاشی طوفان کی تیاری کیجیے، لوگوں کی حفاظت کیجیے، لیکن اس سے نریندر مودی کو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ نریندر مودی صرف بیرون ممالک گھوم رہے ہیں۔'' راہل گاندھی نے پی ایم مودی پر اڈانی اور امبانی کو فائدہ پہنچانے کا سنگین الزام بھی عائد کیا۔ انھوں نے کہا کہ ''ہم نریندر مودی سے روزانہ کہہ رہے ہیں ملک کے سکانوں، مزدوروں، چھوٹے تاجروں کی حفاظت کرنا شروع کیجیے۔ کیونکہ اگر حکومت ایسا نہیں کرے گی تو ملک کا زبردست نقصان ہوگا۔ لیکن نریندر مودی نا روے چلے جاتے ہیں اور کہتے ہیں اڈانی-امبانی کی مدد کرو۔'' وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ ''ایک طرف اڈانی اور امبانی سوشل میڈیا پر نریندر مودی کی مارکیٹنگ کرتے ہیں، دوسری طرف نریندر مودی ملک کے نوجوانوں کو 'ریل' دیکھنے کا مشورہ دیتے ہیں۔'' ملک کے موجودہ حالات کا ذکر کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ ''ملک کی عوام کو بیدار ہونا پڑے گا، کیونکہ ملک کو آپ لوگ ہی بدل سکتے ہیں۔ جب تک آپ یہ حکومت نہیں بدلیں گے، تب تک مہنگائی بڑھتی جائے گی، منریگا جیسے منصوبے ختم ہوتے جائیں گے، اڈانی-امبانی جیسے لوگ امیر ہوتے جائیں گے، آپ کا پیسہ ان کی جیب میں جاتا رہے گا۔'' کانگریس رکن پارلیمنٹ نے پارٹی کارکنان کے سامنے میڈیا اداروں کی خستہ حالی کا بھی ذکر کیا۔ انھوں نے کہا کہ ''ملک کی میڈیا پر اڈانی-امبانی کا مکمل کنٹرول ہے۔ وہ کبھی امبانی کی شادی دکھاتا ہے تو کبھی کرکٹ کی بات کرتا ہے۔ جب میں ان سے کہتا ہوں کہ کبھی ملک کے کسانوں اور مزدوروں کی بات بھی کرلو، تو وہ مسکرا کر کہتے ہیں ※ راہل جی، ہم آپ کی بات سمجھتے ہیں، لیکن ہمیں بھی فیملی چلانے کے لیے تنخواہ کی ضرورت ہے۔'' وہ آگے کہتے ہیں کہ ''ملک کے کسانوں، مزدوروں اور چھوٹے کاروباریوں کی جو بھی بچت تھی، وہ نریندر مودی نے نوٹ بندی اور غلط جی ایس ٹی لگا کر چھین لی اور امبانی-اڈانی کو سونپ دی۔ یہ سب گزشتہ 10 سالوں میں ہوا ہے۔ آج ملک میں جو بھی دولت ہے، وہ صرف 2 لوگوں کے ہاتھوں میں ہے۔ ملک کے بندرگاہ، ایئرپورٹ، پاور سیکٹر اور ڈیفنس سیکٹر سمیت سب کچھ نریندر مودی نے اپنے دوستوں کو تھما دیا ہے۔'' موجودہ وقت میں عوامی مسائل کا ذکر کرتے ہوئے راہل گاندھی کہتے ہیں کہ ''لوگوں کو کھانے کے لیے نہیں مل رہا، نوجوانوں کے پاس روزگار نہیں ہے، لوگوں کو رسوئی گیس نہیں مل رہی۔ ملک کی ایسی خراب حالت ہے اور وزیر اعظم الٹی سیدھی باتیں کرتے ہیں۔ وہ ملک کے غریبوں سے کہتے ہیں کہ الیکٹرک گاڑی خریدو، سونا مت خریدو، بیرون ملک گھومنے مت جاؤ۔ نہ جانے نریندر مودی کس دنیا میں رہتے ہیں۔'' وہ آگے کہتے ہیں کہ ''نریندر مودی نے گزشتہ 10 سالوں میں صرف نفرت پھیلانے کی سیاست کی ہے۔ آپ کی توجہ بھٹکا کر انھوں نے کسانوں، مزدوروں، چھوٹے کاروباریوں کا پیسہ چھینا اور اڈانی-امبانی کو پکڑا دیا۔''

عمر خالد کو کڑکڑڈوما کورٹ سے بڑا جھٹکا لگا

ماموں کے چہلم اور ماں کی سرجری کے لئے عبوری ضمانت مسترد

نئی دہلی:(ایجنسیز) دہلی کی کڑکڑڈوما کورٹ سے عمر خالد کو بڑا جھٹکا لگا ہے۔ 2020 میں شمال مشرقی دہلی میں ہوئے فسادات کے ملزم اور جیل میں بند عمر خالد کی ضمانت عرضی منگل (19 مئی) کو خارج کردی گئی۔ عمر نے اپنے مرحوم ماموں کے چہلم میں شامل ہونے اور بیمار ماں کی دیکھ بھال کے لیے 15 دن کی عبوری ضمانت مانگی تھی۔ ایڈیشنل سیشن جج سمیر واجپئی نے خالد کی اس عرضی پر سماعت کی جس میں انہوں نے 15 دن کی عبوری ضمانت مانگی تھی۔ عمر کی والدہ کی سرجری ہونی ہے، یہی وجہ ہے کہ وہ 15 دن کی عبوری ضمانت چاہتے تھے۔ عمر خالد نے عدالت سے کہا تھا کہ انہیں کچھ دنوں کے لیے جیل سے باہر آنے دیا جائے تا کہ وہ اپنے ماموں کے چہلم میں شامل ہوسکیں اور اپنی بیمار والدہ کی دیکھ بھال کرسکیں۔ عمر خالد کی جانب سے عدالت میں دلیل دی گئی کہ ان کے خاندان میں والد، والدہ اور 5 بہنیں ہیں۔ والد کی عمر 71 سال ہے اس لیے وہ والدہ کی دیکھ بھال نہیں کر سکتے ہیں۔ جبکہ 4 بہنیں شادی شدہ ہیں اور آبائی گھر سے دور اپنے سسرال میں رہتی ہیں۔ عمر خالد کی جانب سے یہ بھی کہا گیا کہ وہ خاندان کے اکلوتے بیٹے ہیں، اسی وجہ سے والدہ کی سرجری کے بعد انہیں ہی دیکھ بھال کرنی پڑے گی۔ عدالت نے اپنے فیصلے میں مانا کہ درخواست میں بتائی گئی صورتحال عبوری ریلیف دینے کے لیے کافی بنیاد نہیں بنتی۔ یہ فیصلہ ایسے وقت میں آیا ہے، جب ایک دن قبل ہی سپریم کورٹ نے تبصرہ کیا تھا کہ ٹرائل سے قبل کسی ملزم کو طویل عرصے تک جیل میں رکھنا غیر آئینی ہے۔ سپریم کورٹ نے یہ بھی کہا تھا کہ عمر خالد اور دیگر ملزمان، جن میں گلفشاں فاطمہ بھی شامل ہیں، ان کی ضمانت کے سلسلے میں صحیح فیصلہ نہیں کیا گیا تھا۔ کڑکڑڈوما کورٹ نے کہا کہ صرف اس بنیاد پر کہ عمر خالد اور دیگر ملزمان کو پہلے عبوری ضمانت مل چکی ہے اور انہوں نے کبھی شرائط کی خلاف ورزی نہیں کی، اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہر بار مانگی گئی عبوری ضمانت منظور کر لی جائے۔ عدالت نے کہا کہ ماموں کے چہلم کی رسم میں شامل ہونا اتنا ضروری نہیں ہے۔ عدالت نے یہ بھی کہا کہ اگر رشتہ اتنا قریبی اور گہرا تھا، تو عمر خالد کو ان کے انتقال کے وقت ہی ضمانت کا مطالبہ کرنا چاہیے تھا، نہ کہ اتنے طویل عرصے بعد۔ عمر خالد کی والدہ کی سرجری کے معاملے پر عدالت نے کہا کہ عمر خالد کی دیگر بہنیں بھی ان کی دیکھ بھال کرسکتی ہیں اور والد بھی ان کی مدد کرنے کے قابل ہیں۔ عدالت نے کہا کہ استغاثہ کے مطابق سرجری ایک عام طریقہ کار ہے، جس میں صرف گانٹھ کو ہٹایا جانا ہے اور اس میں عرضی گزار کی طرف سے کسی خاص مدد کی حقیقی ضرورت نظر نہیں آتی۔ عدالت نے کہا کہ دی گئی وجوہات مناسب نہیں ہیں، اس لیے عبوری ریلیف دینا مناسب نہیں ہوگا۔

ناندیڑ قانون ساز کونسل انتخابات کا شیڈول جاری

18 جون کو ووٹنگ، ضلع میں ضابطۂ اخلاق نافذ، انتظامیہ تیار

ناندیڑ،19 مئی:(ورق تازہ نیوز) الیکشن کمیشن آف انڈیا نے مہاراشٹر قانون ساز کونسل کے ناندیڑ مقامی اتھارٹی حلقہ کی دو سالہ انتخابی مہم کا شیڈول جاری کردیا ہے، جس کے تحت ضلع میں فوری طور پر ضابطۂ اخلاق نافذ کردیا گیا ہے۔ ضلع کلکٹر و ضلع الیکشن آفیسر راہل کارڈیلے نے بتایا کہ انتخابی عمل کو شفاف اور پرامن طریقے سے مکمل کرنے کے لیے انتظامیہ پوری طرح تیار ہے۔ انتخابات کے پس منظر میں آج کلکٹر آفس میں ایک پریس کانفرنس منعقد کی گئی، جس میں ڈپٹی کلکٹر (انتخابات) راجکمار مانے سمیت مختلف میڈیا نمائندے موجود تھے۔ الیکشن کمیشن کی جانب سے جاری کردہ پروگرام کے مطابق، انتخابی نوٹیفکیشن 25 مئی 2026 کو جاری کیا جائے گا، جبکہ کاغذاتِ نامزدگی داخل کرنے کی آخری تاریخ یکم جون 2026 مقرر کی گئی ہے۔ کاغذات کی جانچ 2 جون کو ہوگی اور نامزدگی واپس لینے کی آخری تاریخ 4 جون 2026 طے کی گئی ہے۔ اس انتخاب کے لیے ووٹنگ 18 جون 2026 کو صبح 8 بجے سے شام 4 بجے تک ہوگی، جبکہ ووٹوں کی گنتی 22 جون 2026 کو کی جائے گی۔ یہ ووٹنگ ضلع کی مقامی خود مختار اداروں کے نمائندوں کے ذریعے ہوگی۔ فی الحال اس حلقے میں 17 فعال مقامی ادارے موجود ہیں اور کل ووٹروں کی تعداد 432 ہے، جس میں حتمی فہرست تک اضافہ ممکن ہے۔ اس انتخاب کے لیے ضلع میں 8 پولنگ مراکز قائم کیے جائیں گے، جو ہر سب ڈویژن کے تحصیل دفتر میں واقع ہوں گے۔ اس موقع پر ڈپٹی کلکٹر (انتخابات) راجکمار مانے نے ووٹر لسٹ کی خصوصی نظرثانی (SIR) پروگرام 2026 کے بارے میں تفصیلی معلومات فراہم کیں اور بتایا کہ ووٹر رجسٹریشن، تصحیح اور جانچ کا عمل جاری ہے۔ دریں اثنا، ضلع کلکٹر راہل کارڈیلے نے تمام متعلقہ فریقوں سے اپیل کی کہ انتخابی عمل کے دوران ضابطۂ اخلاق کی سختی سے پابندی کی جائے اور کسی بھی قسم کی خلاف ورزی سے گریز کیا جائے۔

ایبولا کی وبا کا تیزی سے پھیلاؤ، عالمی ادارہ صحت نے بجائی خطرے کی گھنٹی

نئی دہلی:(ایجنسیز) جمہوریہ کانگو میں ایبولا وائرس کے تیزی سے پھیلاؤ نے عالمی ادارہ صحت یعنی ڈبلیو ایچ او کی تشویش میں اضافہ کر دیا ہے۔ ادارے نے خبردار کیا ہے کہ وائرس ابتدائی اندازوں سے کہیں زیادہ تیزی سے مختلف علاقوں میں پھیل رہا ہے اور اس کی اصل شدت ابھی واضح نہیں ہوسکی۔ اب تک ایبولا کے سبب کم از کم 131 افراد کی موت ہو چکی ہے جبکہ 513 سے زیادہ مشتبہ معاملات سامنے آچکے ہیں۔ پڑوسی ملک یوگنڈا میں بھی ایک شخص کی موت کی تصدیق کی گئی ہے۔ ڈبلیو ایچ او کی نمائندہ ڈاکٹر این انسیا نے برطانوی نشریاتی ادارے بی بی سی سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ جتنا زیادہ اس وبا کی تحقیقات کی جارہی ہیں، اتنا ہی واضح ہورہا ہے کہ انفیکشن کئی دوسرے علاقوں تک پہنچ چکا ہے۔ ان کے مطابق ایبولا صرف اتوری صوبے تک محدود نہیں رہا بلکہ سرحدی علاقوں اور دوسرے صوبوں میں بھی اس کے پھیلنے کے شواہد مل رہے ہیں۔ لندن کے ایم آر سی سینٹر فار گلوبل انفیکشس ڈیزیز اینالیسس کی جانب سے جاری ایک تازہ ماڈلنگ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ایبولا کے اصل معاملات سرکاری اعداد و شمار سے کہیں زیادہ ہو سکتے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق اس بات کو خارج نہیں کیا جا سکتا کہ متاثرہ افراد کی تعداد ایک ہزار سے تجاوز کر چکی ہو۔ ماہرین نے کہا کہ وبا کی حقیقی شدت اب بھی غیر یقینی ہے۔ اتوری صوبے کے رہائشیوں نے خوف و ہراس کی کیفیت بیان کرتے ہوئے کہا کہ لوگ "بہت تیزی سے مر رہے ہیں" اور پورا علاقہ خوف میں مبتلا ہے۔ ایک مقامی شخص نے بتایا کہ لوگ صاف پانی سے ہاتھ دھونے اور احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، لیکن انہیں ماسک اور دیگر حفاظتی سامان کی شدید ضرورت ہے۔ ریڈ کراس نے خبردار کیا ہے کہ اگر متاثرہ افراد کی جلد شناخت نہ کی گئی اور صحت کا نظام دباؤ میں رہا تو ایبولا بہت تیزی سے قابو سے باہر ہو سکتا ہے۔ تنظیم کے مطابق موجودہ صورتحال میں یہ تمام خطرناک عوامل موجود ہیں۔ ڈبلیو ایچ او کے سربراہ ٹیڈروس گیبریئسس نے گزشتہ ہفتے اس وبا کو بین الاقوامی ہنگامی صورتحال قرار دیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ وہ وبا کے پھیلاؤ اور اس کی رفتار دونوں کو لے کر "شدید تشویش" میں مبتلا ہیں۔ خدشہ ظاہر کیا جارہا ہے کہ 24 اپریل کو پہلی مرتبہ اس کی شناخت سے کئی ہفتے پہلے ہی وائرس خاموشی سے پھیل رہا تھا۔ اس وقت ایبولا کی اس قسم کے خلاف کوئی منظور شدہ ویکسین موجود نہیں ہے، تاہم ڈبلیو ایچ او مختلف ادویات اور حفاظتی طریقوں کا جائزہ لے رہا ہے۔ کئی افریقی ممالک نے سرحدی نگرانی سخت کردی ہے جبکہ روانڈا نے جمہوریہ کانگو کے ساتھ اپنی سرحد بند کردی ہے۔ یوگنڈا نے عوام کو گلے ملنے اور مصافحہ سے گریز کی ہدایت دی ہے۔

ہریانہ کے تشار کمار 23 سال کی عمر میں بنے میئر

لندن: برطانیہ میں ہندوستانی نژاد اور ہریانہ سے تعلق رکھنے والے 23 سالہ تشار کمار نے ایک نئی تاریخ رقم کردی ہے۔ تشار کمار کو ایلسٹری اور بورہم ڈ ڈکا میئر مقرر کیا گیا ہے اور اسی کے ساتھ وہ برطانیہ میں ہندوستانی نژاد کے کم عمر ترین میئر بن گئے ہیں۔ ان کی تقرری نے نہ صرف ہندوستانی برادری بلکہ برطانوی سیاسی حلقوں میں بھی خاص توجہ حاصل کی ہے۔ تشار کمار کو 13 مئی کو بورہم وُڈ کے فیئر وے ہال میں منعقدہ میئر سازی تقریب کے دوران باضابطہ طور پر میئر بنایا گیا۔

بہار حکومت خواتین کو تحفظ دینے میں ناکام: تیجسوی یادو

پٹنہ: راشٹریہ جنتادل کے قومی کارگزار صدر اور بہار اسمبلی میں قائد حزب اختلاف تیجسوی یادو نے بہار حکومت پر خواتین کی حفاظت میں ناکامی کا الزام لگاتے ہوئے کہا ہے کہ ریاست میں خواتین کے خلاف جرائم میں مسلسل اضافہ ہورہا ہے اور حکومت مجرموں پر قابو پانے میں ناکام ثابت ہورہی ہے۔ تیجسوی یادو نے منگل کو پٹنہ میں پریس کانفرنس کے دوران وزیر اعلیٰ سمراٹ چودھری کی حکومت کو نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ اقتدار کے تحفظ میں پلنے والے جرائم پیشہ عناصر اب ریاست کی ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کے لیے خوف کی علامت بن گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نئی حکومت کے قیام کے بعد خواتین کے خلاف جرائم کے واقعات میں تیزی دیکھی جارہی ہے، جس سے عام خواتین میں خوف اور عدم تحفظ کا ماحول پیدا ہوگیا ہے۔ انہوں نے ریاست میں پیش آئے مختلف جرائم کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ وزیر اعلیٰ کے پاس محکمہ داخلہ ہونے کے باوجود مجرموں میں قانون کا کوئی خوف دکھائی نہیں دیتا۔ ان کا کہنا تھا کہ حکومت صرف دعوے کر رہی ہے، جبکہ زمینی حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ تیجسوی یادو نے کہا کہ حکومت کو بنے ابھی ایک ماہ ہی ہوا ہے، لیکن اس مختصر مدت میں بھی خواتین کے خلاف جرائم کے متعدد واقعات سامنے آچکے ہیں۔ انہوں نے بہار کی سیاسی صورتحال پر بھی تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ چھ ماہ کے اندر ریاست میں دو مرتبہ وزیر اعلیٰ تبدیل کیے گئے۔ عوام کے منتخب وزیر اعلیٰ کو ہٹا کر ایک "منتخب کردہ وزیر اعلیٰ" کو اقتدار دیا گیا، جس سے جمہوری اقدار کمزور ہوئی ہیں۔ تیجسوی یادو نے خواتین کو بااختیار بنانے کے حکومتی دعووں پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ بہار کی تقریباً 65 فیصد خواتین آج بھی خون کی کمی جیسی سنگین صحت مشکلات کا سامنا کر رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر خواتین کی صحت، تحفظ اور عزت محفوظ نہیں تو پھر حکومت کے تمام دعوے بے معنی ہیں۔ انہوں نے پولیس انکاؤنٹر کے معاملات پر بھی سوال اٹھاتے ہوئے الزام لگایا کہ بہار میں ذات پات دیکھ کر کارروائیاں کی جارہی ہیں۔ انہوں نے طنزیہ انداز میں کہا کہ حکومت پہلے متاثرہ خاتون کی ذات دیکھتی ہے اور پھر ملزم کی ذات، اس کے بعد کارروائی کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔ آر جے ڈی لیڈر نے بالیکا گرہ معاملے کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس کیس کے اصل ملزموں کے خلاف سخت کارروائی کیوں نہیں کی جارہی۔ انہوں نے بھارتیہ جنتا پارٹی اور جنتا دل یونائیٹڈ پر خواتین کو انتخابی وعدوں کے نام پر گمراہ کرنے کا الزام بھی لگایا۔ تیجسوی یادو نے کہا کہ خواتین سے دو لاکھ روپے دینے کا وعدہ کیا گیا تھا، لیکن اب تک یہ وعدہ پورا نہیں کیا گیا۔

پاکستان کا جھوٹ بے نقاب، جن 2 ایئر بیس پر

فتح-1 میزائل داغنے کا کیا دعویٰ وہ ہندوستان میں ہیں ہی نہیں

نئی دہلی: پاکستان میں 'جیو نیوز چینل' نے حال ہی میں ایک انٹرویو نشر کیا، جس میں 'آپریشن بنیان مرصوص' کے دوران فتح-1 میزائل داغنے والی لانچ ٹیم کے اراکین سے بات کی گئی۔ اس انٹرویو میں پاکستانی افسران نے دعویٰ کیا کہ ان کے میزائلوں نے ہندوستان کے 2 فوجی ٹھکانوں کو کامیابی سے نشانہ بنایا۔ لیکن اس دعوے پر سوال اٹھائے گئے ہیں، کیونکہ انہوں نے جن ایئربیسز کا ذکر کیا ہے وہ ہندوستان میں ہیں ہی نہیں۔ 'جیو نیوز' نے ان افراد کا انٹرویو دکھایا جنہیں فتح-1 میزائل لانچ ٹیم کا حصہ بتایا گیا۔ اینکر نے ان سے براہ راست سوال کیا کہ فتح-1 میزائل اپنے طے شدہ اہداف پر صحیح طریقے سے گرایا نہیں۔ اس پر کیپٹن منیب جمال نے جواب دیا بالکل۔ ہمیں 2 اہداف سونپے گئے تھے راجوری ایئربیس اور مامون ایئربیس۔ ہم نے دونوں کو کامیابی سے نشانہ بنایا۔ یہ انٹرویو پاکستان میں کافی دکھایا گیا، جس میں دعویٰ کیا گیا کہ میزائلوں نے اپنے اہداف کو درست طریقے سے نشانہ بنایا اور مشن کامیاب رہا۔ لیکن جیسے ہی یہ خبر سوشل میڈیا پر پھیلی لوگوں نے ان اہداف کی سچائی پر سوال کھڑے کر دیے۔ پاکستانی افسران کی جانب سے بتائے گئے دونوں ناموں پر سب سے بڑا سوال یہ ہے کہ ہندوستان میں راجوری ایئربیس اور مامون ایئربیس کے نام سے ہندوستانی فضائیہ کا کوئی ایئربیس موجود ہی نہیں ہے۔ راجوری جموں و کشمیر کا ایک ضلع ہے جہاں ہندوستانی فوج کے کچھ یونٹس تعینات ہیں، لیکن وہاں کوئی آپریشنل ایئرفورس بیس نہیں ہے۔ اسی طرح مامون پٹھان کوٹ کے پاس ایک فوجی چھاؤنی کا علاقہ ہے، جہاں بنیادی طور پر آرمی ہیڈکوارٹر اور دیگر یونٹس رہتے ہیں۔ وہاں پر بھی کوئی ایئربیس نہیں ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ پاکستانی ٹیم نے شاید مقامی فوجی ٹھکانوں کے ناموں کو غلط طریقے سے ایئربیس بتا دیا یا جان بوجھ کر تشہیر کے لیے غلط ناموں کا استعمال کیا۔ یہ دعویٰ سامنے آنے کے بعد سوشل میڈیا اور دفاعی ماہرین نے اسے جعلی ہدف والا دعویٰ قرار دیا۔ ہندوستان میں کئی اصل ایئربیس جیسے پٹھان کوٹ، جموں، سری نگر، اُدھم پور وغیرہ موجود ہیں، لیکن پاکستانی افسران ان میں سے کسی کا بھی صحیح نام نہیں لے پائے۔ اس واقعہ نے پاکستانی میڈیا اور فوج کے دعووں کی ساکھ پر پھر سے سوال کھڑے کر دیے ہیں۔ کئی لوگ اسے جنگ کے دوران اپنے عوام کا حوصلہ بڑھانے کے لیے کی گئی تشہیر مان رہے ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ فتح-1 پاکستان کا سطح سے سطح پر مار کرنے والا گائیڈڈ میزائل ہے، جسے حالیہ سالوں میں تیار کیا گیا ہے۔ 'آپریشن بنیان مرصوص' کے دوران پاکستان نے ان میزائلوں کا استعمال ہندوستان کے فوجی ٹھکانوں پر کرنے کا دعویٰ کیا تھا۔ لیکن جب اہداف کے نام ہی غلط یا موجود نہ ہوں تو میزائل کی درستی اور مشن کی کامیابی پر شکوک و شبہات پیدا ہوتے ہیں۔ حالانکہ ہندوستانی افسران نے اب تک ان دعووں پر کوئی باضابطہ ردعمل نہیں دیا ہے، لیکن دفاعی حلقوں میں اسے پاکستانی پروپیگنڈے کا حصہ مانا جارہا ہے۔

اقلیتی فلاحی منصوبوں میں مسلسل ترمیم ہورہی ہے، ریاستیں جلد تجاویز بھیجیں: کرن رجیجو

نئی دہلی: مرکزی وزیر برائے اقلیتی امور کرن رجیجو نے کہا ہے کہ مرکزی حکومت اقلیتی فلاحی منصوبوں کو وقت کے تقاضوں کے مطابق مسلسل اپ ڈیٹ اور بہتر بنا رہی ہے۔ انہوں نے تمام ریاستی حکومتوں سے اپیل کی کہ وہ اقلیتی بہبود سے متعلق اپنی تجاویز جلد از جلد مرکز کو روانہ کریں تا کہ منصوبوں پر موثر انداز میں عمل درآمد ممکن ہوسکے۔ قومی اقلیتی کمیشن کی جانب سے منعقدہ ریاستی اقلیتی کمیشنوں کی کانفرنس کے بعد صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کرن رجیجو نے کہا کہ حکومت مختلف منصوبوں میں ضروری تبدیلیاں کرتی رہتی ہے تا کہ ان کا فائدہ زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچ سکے۔ انہوں نے کہا کہ ریاستوں کی جانب سے تجاویز میں تاخیر کی وجہ سے کئی مرتبہ عمل درآمد متاثر ہوتا ہے، اس لیے ضروری ہے کہ ریاستیں بروقت تجاویز بھیجیں۔ حج کے معاملے پر بعض سیاسی جماعتوں کی تنقید کا جواب دیتے ہوئے وزیر نے کہا کہ حج پر جانے والے مسلمان اپنی ذاتی رقم خرچ کرتے ہیں اور حکومت ہند اس کے لیے کوئی مالی امداد فراہم نہیں کرتی۔ ان کا کہنا تھا کہ بعض لیڈران سوشل میڈیا پر غلط معلومات پھیلا رہے ہیں، جو مناسب نہیں ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ حج کا پورا خرچ عازمین خود برداشت کرتے ہیں۔ کرن رجیجو نے اقلیتوں کی آبادی کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اگر ہندوستان کی مسلم آبادی کو ایک الگ ملک تصور کیا جائے تو وہ دنیا کا چھٹا سب سے بڑا ملک بن جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ دوسری طرف پارسی برادری کی آبادی تقریباً باون سے ترپن ہزار کے درمیان ہے، جو ایک بڑے گاؤں کے برابر ہے، لیکن دونوں طبقات کو اقلیتی درجہ حاصل ہے۔ یہ ایک روزہ کانفرنس قومی اقلیتی کمیشن کی جانب سے نئی دہلی میں منعقد کی گئی تھی، جس کا مقصد ریاستی اقلیتی کمیشنوں کے کام کاج کا جائزہ لینا اور اقلیتی برادریوں کے لیے جاری فلاحی منصوبوں کی پیش رفت کا جائزہ لینا تھا۔ اس اجلاس میں مختلف ریاستوں کے اقلیتی فلاحی وزرا اور دیگر عہدے داروں نے شرکت کی۔ کرن رجیجو نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم "ایکس" پر کانفرنس کی تصاویر بھی شیئر کیں۔ انہوں نے لکھا کہ سشما سوراج بھون میں منعقدہ اس اجلاس میں شرکت ان کے لیے خوش آئند رہی۔ وزیر نے قومی اقلیتی کمیشن کی ٹیم کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ اس کانفرنس کے ذریعے ترقیاتی امور پر سنجیدہ تبادلہ خیال ہوا اور مختلف ریاستوں کی کارکردگی کا جائزہ لیا گیا۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ اقلیتی کمیشنوں کو مزید موثر بنانے کی ضرورت ہے تا کہ ترقیاتی منصوبوں کا فائدہ سماج کے آخری فرد تک پہنچایا جا سکے۔ ان کے مطابق بعض ریاستوں میں بہتر کام ہورہا ہے، جبکہ کچھ علاقوں میں مزید بہتری کی ضرورت ہے۔

ایم ایچ-سی ای ٹی میں بھی نیٹ طرز کے گھوٹالے کا انکشاف

دسویں اور بارہویں میں کم نمبر حاصل کرنے والے طلبہ کو 100 پرسنٹائل کیسے؟: ساونت

ممبئی: نیٹ پیپر لیک معاملے کے بعد اب مہاراشٹر کے ایم ایچ-سی ای ٹی (MH-CET) امتحان میں بھی بڑے پیمانے پر بے ضابطگیوں اور ممکنہ گھوٹالے کے الزامات سامنے آئے ہیں۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے سکریٹری اور تلنگانہ کے معاون انچارج سچن ساونت نے الزام لگایا ہے کہ دسویں اور بارہویں جماعت میں انتہائی کم نمبر حاصل کرنے والے کئی طلبہ کو ایم ایچ-سی ای ٹی میں 100 پرسنٹائل ملنا پورے امتحانی نظام پر سنگین سوال کھڑا کرتا ہے۔ انہوں نے اس معاملے کی اعلیٰ سطحی جانچ اور قصورواروں کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ تلک بھون میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے سچن ساونت نے کہا کہ نیٹ پیپر لیک معاملے نے پہلے ہی طلبہ اور والدین کو شدید ذہنی دباؤ میں مبتلا کر رکھا ہے اور اب ایم ایچ-سی ای ٹی امتحان میں سامنے آنے والے اعداد و شمار نے نئی تشویش پیدا کردی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ امتحان گیارہویں اور بارہویں جماعت کے نصاب پر مبنی ہوتا ہے، اس کے باوجود ایسے طلبہ جنہیں دسویں اور بارہویں میں صرف 35 سے 40 فیصد نمبر حاصل ہوئے، وہ ایم ایچ-سی ای ٹی میں 99 اور 100 پرسنٹائل تک پہنچ گئے، جو عام حالات میں ممکن دکھائی نہیں دیتا۔ سچن ساونت نے کئی مثالیں پیش کرتے ہوئے کہا کہ ایک طالب علم کو دسویں جماعت میں ریاضی میں صرف 22 نمبر اور بارہویں میں 33 نمبر حاصل ہوئے، یعنی وہ ریاضی میں تقریباً ناکام تھا، لیکن اسی طالب علم نے ایم ایچ-سی ای ٹی میں 99.971 پرسنٹائل حاصل کرلیا۔ اسی طرح ایک طالب علم جسے دسویں میں 37 فیصد نمبر ملے، اسے ایم ایچ-سی ای ٹی میں 99.971 پرسنٹائل حاصل ہوئے۔ بارہویں میں 51 فیصد نمبر حاصل کرنے والے دو طلبہ کو 100 پرسنٹائل دیا گیا، جبکہ 45 فیصد اور 39 فیصد نمبر حاصل کرنے والے طلبہ بھی 100 پرسنٹائل کی فہرست میں شامل ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ایم ایچ-سی ای ٹی ریاضی میں 100 پرسنٹائل حاصل کرنے والے کئی طلبہ کے بارہویں جماعت کے ریاضی مضامین میں اوسط نمبر صرف 64 فیصد تھے، جبکہ بعض طلبہ کے نمبر 35 فیصد تک محدود تھے۔ ٹاپ 20 رینک حاصل کرنے والے طلبہ میں کئی ایسے ہیں جنہیں بورڈ امتحانات میں 60 فیصد سے بھی کم نمبر ملے، لیکن سی ای ٹی میں وہ ریاست کے سرفہرست امیدوار بن گئے۔ سچن ساونت نے سوال اٹھایا کہ آخر یہ 'معجزہ' کیسے ہوا؟۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ایم ایچ-سی ای ٹی امتحان پر گزشتہ کئی برسوں سے ایک ہی گروپ کا کنٹرول ہے اور امتحانی سیل میں تعینات افسران کی نہ تو تبدیلی کی گئی اور نہ ہی ان کے کام کا جائزہ لیا گیا۔ انہوں نے اعلیٰ و ٹیکنیکل تعلیم کے وزیر چندرکانت پاٹل سے مطالبہ کیا کہ وہ واضح کریں کہ امتحانی نظام پر کس کا اثر و رسوخ ہے اور 'جوشی' نامی شخص کا اس پورے نظام سے کیا تعلق ہے۔ سچن ساونت نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی ہر سال 'پریکشا پہ چرچا' کے نام پر طلبہ کو لیکچر دیتے ہیں، لیکن انہی کے دور حکومت میں ویاپم، نیٹ اور اب ایم ایچ-سی ای ٹی جیسے امتحانی گھوٹالے مسلسل سامنے آرہے ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بی جے پی کی حکومت والی ریاستوں میں ہی امتحانی بے ضابطگیوں کے معاملات زیادہ سامنے آئے ہیں اور کئی ملزمان کے روابط بی جے پی لیڈروں سے بھی جڑے ہوئے پائے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ انہوں نے اس معاملے پر سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک پوسٹ کی تھی، جس کے بعد امتحانی سیل نے وضاحت دی کہ طلبہ کی فہرست واضح نہیں تھی۔ سچن ساونت کے مطابق طلبہ کے نام جان بوجھ کر چھپائے گئے تا کہ معاملہ عوام کے سامنے نہ آسکے۔ انہوں نے اعلان کیا کہ وہ دوبارہ مکمل فہرست اور تفصیلی خط ایم ایچ-سی ای ٹی کمیشن کو بھیجیں گے اور اس معاملے پر باضابطہ جواب طلب کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ نیٹ اور ایم ایچ-سی ای ٹی جیسے امتحانات لاکھوں طلبہ کے مستقبل کا فیصلہ کرتے ہیں، اس لیے ان میں ہونے والی کسی بھی بے ضابطگی کو معمولی نہیں سمجھا جا سکتا۔ سچن ساونت نے مطالبہ کیا کہ امتحانی گھوٹالوں کے ذریعے طلبہ کے مستقبل سے کھیلنے کا سلسلہ فوری بند کیا جائے اور شفاف امتحانی نظام قائم کیا جائے۔

نقشِ سخن

(ادبی صفحہ)

ترتیب وتزئین: اسماک آرٹس اینڈ گرافکس (ناندیڑ)

ڈاکٹر جاوید کمال

مدینۃ الادب کا شاعر حیرت بدایونی

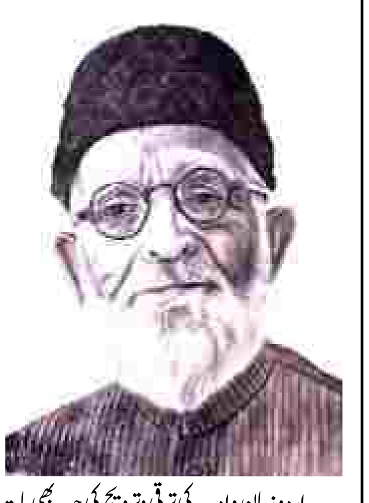

اردو زبان و ادب کی ترقی و ترویج کی جب بھی بات آتی ہے ہندوستان کی چند ریاستوں اور ان میں بھی کچھ شہرا دبی معاملے میں بڑے زرخیز واقع ہوئے ہیں اور اردو کا گہوارہ مانے جاتے ہیں۔ چاہے وہ لکھنؤ ہو یا دلی، رامپور ہو یا حیدرآباد، بھوپال ہو یا بدایوں۔ اردو کے ان شہروں نے ایسے ایسے سورما پیدا کئے جنہوں نے میدانِ ادب میں ایسے ایسے معرکے سر کئے ایسی ایسی فتوحات حاصل کیں جن سے اردو زبان و ادب کی سلطنت وسیع تر ہوتی چلی گئی اور اس کے خزانے معمور ہوتے گئے۔ انہی شہروں میں ہندوستان کی سب سے بڑی ریاست اتر پردیش کا شہر بدایوں بھی ہے۔ یہ ایک قدیم، متمدن اور تاریخی شہر کہلاتا ہے۔ اس سرزمین میں بے شمار اولیاء اللہ، عالم و فاضل کی مزاریں ہیں۔ ان گنت شعراء ادیبوں اور فنکاروں کا یہ پیدائشی مقام ہے۔ تقسیم ملک سے قبل یہ شہر مسلمانوں کی کثیر آبادی کا مسکن تھا یہاں اتنے زیادہ اولیاء اللہ کے مزارات ہیں کہ جس کی بنا پر اسے مدینۃ الاولیا کہا جاتا ہے۔ اسے مدینۃ الادب بھی کہا جاتا ہے کیونکہ اردو ادب اور بدایوں کا ابتداء ہی سے گہرا تعلق رہا ہے۔ اودھ پنچ گروپ کے مشہور مزاحیہ شاعر احمق پھپھوندی کا پیدائشی وطن یہی تھا۔ عصمت چغتائی کے والد مرزا نعیم بیگ چغتائی کی یہ جائے پیدائش تھی۔ مشہور افسانہ و ناول نگار بہنوں ہاجرہ مسرور اور خدیجہ مستور کا آبائی وطن یہی بدایوں تھا۔ مشہور مزاح نگار محفوظ علی بھی بدایونی تھے۔ ان کے علاوہ قمر الدین احمد قمر، مولانا ہادی القادری، فکری بدایونی، ڈاکٹر ابواللیث صدیقی، آل احمد سرور، ڈاکٹر ظہیر احمد صدیقی، مبشر علی صدیقی، خاکی بدایونی، شکیل بدایونی، ادا بدایونی، زہرہ نگاہ دلاور نگار اور جام نوائی وغیرہ جیسے ممتاز شعراء، ادیب، نقاد اور محققین کا تعلق بھی بدایوں ہی سے تھا۔ اسی زرخیز ادبی سرزمین سے علامہ بدایونی (سید حسن) کا تعلق ہے۔ علامہ حیرت بدایونی جن کا اصل نام سید حسن تھا بدایون کے ایک محلہ قاضی ٹولہ میں 24 اگست 1896ء (مطابق 15 ربیع الاول 1314ھ بروز پیر صبح دس بجے تولد ہوئے۔ ان کے آباء و اجداد کا تعلق ایران کے سبزدار قصبہ سے تھا۔ قدیم زمانے میں سبزدار کو "دارالعلوم" کہا جاتا تھا۔ نامور فلسفی ملا صدرا کا، اور محقق العلماء سبزواری جیسے بڑے عالم و فقیہہ کا وطن یہی تھا۔ علامہ حیرت بدایونی کا خاندان مغل دور حکومت میں ہندوستان آیا اور اپنے علم و دانش کے بل بوتے راست مغل دربار میں رسائی حاصل کرلی اور کئی خدمات انجام دیں۔ حیرت بدایونی کے والد کا نام محمد حسن اور والدہ کا نام افضل النساء تھا۔

علامہ کا ننہال بدایوں کے فرشوری خاندان سے تعلق رکھتا ہے جو ایران کے قصبہ فرشور سے ہی ہندوستان منتقل ہوا تھا۔ نانا کا نام عزیز الدین تھا جو منصف تھے۔ ننہال اور ددھیال دونوں کا سلسلہ نسب حضرت ابوبکرؓ سے ملتا ہے۔ علامہ دونوں طرف سے صدیقی تھے۔ بدایون میں صدیقی سلسلے کے لوگ بڑی تعداد میں آباد ہیں اور ان کا اپنا ایک محلہ "صدیقی محلہ" بھی موجود ہے۔ مولانا کے والد محمد حسن صاحب کی بارہ اولادیں تھیں۔ گیارہویں اولاد کے بعد محمد حسن صاحب کا انتقال ہوگیا۔ حیرت بدایونی بارہویں اولاد تھے۔ علامہ کا بچپن انتہائی ناز و نعم گزرا۔ سوا چار سال کی عمر میں تسمیہ خوانی دھوم دھام سے منائی گئی۔ پھر باقاعدہ تعلیم کیلئے محلے کی ایک مسجد میں قائم مکتب بھیجا گیا۔ بعد ازاں مدرسہ شمس العلوم میں شریک کرایا گیا۔ مولانا نے یہاں حافظ صفدر صاحب سے عربی اور مفتی ابراہیم صاحب سے فارسی کی تعلیم حاصل کی۔ آگے کی تعلیم کے لیے مدرسہ قادریہ میں داخل کردیا گیا۔ جہاں سے مولانا نے مولوی عبد القدیر بدایونی سے ادب، فلسفہ اور منطق پڑھی۔ عبد المقتدر بدایونی سے عربی اور مولانا فضل احمد سے تفسیر پڑھی۔ مزید تحصیل علم کے لیے اپنے استاد مولانا عبدالقدیر بدایونی کے ساتھ رامپور روانہ ہوئے اور وہاں مدرسہ عالیہ میں شریک ہوگئے۔ لیکن عربی و فارسی میں مولانا کی قابلیت کو دیکھتے ہوئے 1914ء میں پنجاب یونیورسٹی کے" مولوی عالم" کا امتحان دلوایا گیا۔ جس میں مولانا اچھے نمبروں سے کامیاب ہوگئے۔ مولانا نے طب اور دوکالت کی بھی تعلیم حاصل کی تھی لیکن ان کے امتحانوں میں شریک نہیں ہوئے۔ بعد میں بھی انہیں ان دونوں علوم میں دلچسپی نہیں رہی۔ 1918ء میں جس وقت مولانا کی عمر 22 سال تھا ان کی شادی کردی گئی۔ اہلیہ کا نام شکیلہ خاتون تھا جو ان کی ننہالی عزیز ہوتی تھیں اور فرشوری خاندان سے تعلق رکھتی تھیں۔

علامہ حیرت بدایونی اولاد کے معاملے میں بھی خوش قسمت کہلاتے تھے کیونکہ ان کے خاندان میں ہمیشہ سے کم اولادیں ہوئیں۔ لیکن علامہ تین لڑکیوں اور چار لڑکوں کے باپ بن گئے۔ سب ہی اولادیں پڑھی لکھیں اور اچھے عہدوں پر فائز رہیں بڑے صاحبزادے کا نام موئید حسین، دوسرے فرزند ڈاکٹر افضل محمد، تیسرے فرزند احمد جلیس اور آخری محی الدین حسن ہیں۔ علامہ کی بڑی صاحبزادی عائشہ بانو ہیں، دوسری صاحبزادی کا نام جیلانی بانو ہے جو اردو کی مشہور ادیبہ ہیں۔ تیسری صاحبزادی مہر بانو ہیں جو بہت اچھی مصورہ ہیں اور سعودی عرب میں رہتی ہیں۔

ملازمت: علامہ حیرت بدایونی نے مستقل مزاجی سے نوکری نہیں کی کئی نوکریاں حاصل کیں اور کئی چھوڑ دیں۔ حیرت بدایونی کے قیام کانپور کے دوران ان کا سابقہ ادب سے زیادہ مذہب اور سیاست سے پڑا چونکہ وہ جذباتی قسم کے انسان تھے۔ خلافت تحریک زوروں پر تھی وہ انگریزوں کے خلاف نفرت انگیز تقاریر کرنے لگے۔ جلسے جلسوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے لگے۔ ڈر تھا کہ کسی بھی وقت انگریز حکام انہیں گرفتار کرلیں۔ والد بھی فکرمند تھے انہوں نے حیدرآباد میں مقیم علامہ کے استاد مولانا عبدالقدیر بدایونی کو خط لکھا کہ آپ ہی نے سید حسن (حیرت بدایونی) کو کانپور میں جمایا تھا لیکن کانپور اب اس کے رہنے کے قابل نہیں رہا۔ اس لئے فوراً اسے حیدرآباد بلالیا جائے اور وہیں جمادیا جائے۔ یہاں اس کا رہنا کسی طرح بھی دانشمندی نہیں ہے"۔ چنانچہ مولانا عبد القدیر بدایونی نے علامہ کو تار دیا کہ وہ فوراً حیدرآباد آجائیں۔ اپنی حیدرآباد میں آمد کے بارے میں علامہ نے اپنی کتاب "آئینہ" کے دیباچہ میں لکھا ہے:

"خلافت تحریک زوروں پر تھی میری غیر ذمہ دارانہ تقریروں نے مجھے مجبور کردیا کہ گرفتار ہونے سے قبل راہ فرار اختیار کرلوں چنانچہ راتوں رات شہر سے غائب ہوگیا۔ اب بدایوں پردیس ہے اور حیدرآباد میرا دیس۔"

علامہ حیرات بدایونی اس طرح کانپور چھوڑ کر حیدرآباد آگئے یہاں کی فضاء یہاں کا پانی ایسا بھایا کہ یہیں کے ہو کر رہ گئے اور یہیں کی زمین میں پیوند خاک ہوگئے۔ غلام غوث خان رئیس اور عبدالقادر بدایونی کی وساطت سے علامہ کو مہاراجہ کشن پرشاد سے نیاز حاصل ہوا اور وہ اپنی قابلیت اور ذہانت سے مہاراجہ کے قریب ہوتے گئے۔ مہاراجہ نے علامہ کو اپنے بیٹے خواجہ پرشاد کا اتالیق مقرر کر کے باضابطہ تنخواہ مقرر کردی اور اپنی دیوڑھی کے ایک حصہ میں رہنے کی جگہ بھی دے دی۔ علامہ نے بدایوں سے اپنے بیوی بچوں کو بھی بلایا اور مستقل طور پر حیدرآباد میں رہنے لگے۔ 1947ء میں ہندوستان انگریزوں سے آزاد ہوگیا اور ملک دو حصوں میں بٹ گیا۔ حیدرآباد میں پولیس ایکشن ہوگیا اور ریاست حیدرآباد کو انڈین یونین میں شامل کرلیا گیا۔ علامہ وظیفہ پر علحدہ ہوگئے۔ گھریلو اخراجات پورا کرنے کے لیے علامہ نے کئی طرح کے کام کئے۔ اخباروں میں مزاحیہ کالم لکھے۔ رسالوں میں تبصرے لکھے، سینما کے اشتہار بنائے۔ اشاعتی اداروں کی خواہش پر قدیم شعراء کے دیوان مرتب کئے۔ اسی زمانے میں فانی بدایونی کی زندگی پر کتاب ترتیب دی جس کا مقدمہ قاضی عبد الغفار نے لکھا تھا۔ یہ کتاب شائع ہوچکی ہے۔ اس دور میں علامہ نے ایک ادبی ماہنامہ "چراغ" جاری کیا تھا لیکن بد قسمتی سے اس کے چند شمارے ہی شائع ہوسکے۔ بڑے بیٹے کو ملازمت مل گئی اور علامہ نے اپنی تمام معاشی سرگرمیاں ختم کردیں اور شاعری میں دلچسپی لینے لگے۔ اور ان کی شہرت آہستہ آہستہ پورے ہندوستان میں پھیل گئی۔ ہر چھوٹے بڑے شہر میں منعقد ہونے والے مشاعروں میں انہیں مدعو کیا جاتا۔ وہ دو تین بار پاکستان بھی گئے اور وہاں بھی مشاعرے پڑھے۔ علامہ کے آخری ایام ادبی سرگرمیوں کا کامیاب دور کہلاتا ہے۔ علامہ ایک فطری شاعر اور ادیب تھے۔ وہ نام نمود کے قائل نہ تھے۔ جو کچھ وہ لکھتے تھے اسے باضابطہ سنبھال کر کبھی نہیں رکھا۔ ایڈیٹرز اور پبلشرز تقاضہ کرتے تو اپنی غزلیں اور مضامین بھجوا دیتے۔ اپنے آخری ایام انہوں نے فارسی مجموعہ کلام "ابریق" اور اردو مجموعہ کلام "آئینہ" کے لیے معظم جاہ بہادر شجیع نے انہیں دو دو ہزار روپے کے انعام سے نوازا تھا۔ اس کے علاوہ اتر پردیش اردو اکیڈیمی نے بھی "آئینہ" کے لیے ڈیڑھ ہزار روپے انعام دیا تھا۔ "آئینہ" ہی علامہ خیرات بدایونی کا واحد مجموعہ کلام ہے جو دستیاب ہے۔

سانحہ ارتحال: عمر کے آخری برسوں میں علامہ بیمار رہنے لگے تھے تبخیر معدہ کی شکایت رہنے لگی تھی ڈاکٹر سید عبد المنان جو علامہ کے قریبی دوست تھے سے علاج کرواتے رہے۔ علامہ کی بڑی صاحبزادی عائشہ بانو کے مطابق مرنے سے چند گھنٹے قبل علامہ بہت بے چین تھے۔ بار بار اٹھ کر بیٹھ جاتے پھر لیٹ جاتے۔ اپنے آپ میں کسی کو سلام کرتے اور تشریف لائیے کہتے۔ مرنے سے کچھ دیر قبل پیشاب کی حاجت ہوئی۔ خود ہی اکیلے اندر گئے اور باہر نکلتے وقت لڑکھڑا گئے۔ چھوٹی صاحبزادی جیلانی بانو دوڑ کر سہارا دینا چاہا تو انہوں نے منع کردیا۔ بڑی مشکل سے انہیں بستر پر لا کرلٹایا گیا لیکن کچھ ہی دیر بعد وہ اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔ یہ بروز ہفتہ شام 7 بجے اور تاریخ 15 فروری 1975 تھی۔ علامہ حیرات بدایونی ایک ہمہ جہت شخصیت کے حامل تھے۔ قادر الکلام شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ ایک نثر نگار اور شعلہ بیان مقرر بھی تھے۔ کلام سناتے تو پورے شاعر لگتے اور نثر لکھتے تو صاحب طرز ادیب معلوم ہوتے اور تقریر میں شعلہ بیانی تو کوٹ کوٹ کر بھری تھی جو بھی سنتا وہ متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ علامہ کو بچوں سے بہت محبت تھی۔ بچوں سے ان کی اس دلچسپی ہی نے انہیں بچوں کے لیے کتابیں لکھنے پر مجبور کیا اور انہوں نے کئی کتابیں بچوں کے لیے لکھ دیں۔ جن میں جیل خانہ، پاگل خانہ، جنگل کانفرنس اور شہوار قابل ذکر ہیں۔ علامہ نے جو سب سے پہلی کتاب لکھی اس کا نام "لیڈیز فرسٹ" تھا۔ یہ کتاب 1948ء میں شائع ہوئی۔ اس کتاب کا پس منظر ریاست حیدرآباد کی رضا کار تحریک تھا۔ اس کتاب کا دیباچہ رضا کار تحریک کے رہنما اور اس وقت کے مجلس اتحاد المسلمین کے صدر سید قاسم رضوی نے لکھا تھا۔ ان کی صاحبزادی محترمہ جیلانی بانو فرماتی ہیں۔ "باوا شعر جتنی جلدی لکھتے تھے نثر اتنی ہی آہستہ، کافی غور و خوص کے بعد فقرہ مکمل کرتے تھے۔ حد یہ ہے کہ کسی کو خط بھی لکھتے تو پہلے سوچ لیتے کہ یہ مفہوم کن الفاظ میں ادا ہونا چاہئے۔ اختصار اور جامعیت ان کی تحریر کی خصوصیت تھی"۔

علامہ کی نثر کے متعلق رشید الدین فرماتے ہیں کہ:

"علامہ کی شاعری روایتی طرز کی تھی لیکن نثر وہ جدید قسم کی لکھتے تھے۔ ان کی نثر بہت سادہ اور آسان ہوتی تھی۔ انہوں نے اپنی نثر میں الفاظ کا اہتمام کیا اور نہ قوافی کا جادو جگایا بلکہ ہمیشہ بول چال کی زبان لکھی حالانکہ عربی اور فارسی پر استادانہ عبور کی وجہ سے وہ نثر میں ادق عربی فارسی الفاظ اور مترادفات استعمال کرسکتے تھے لیکن انہوں نے اس تصنع سے ہمیشہ احتراز کیا اور سیدھی سادی اور جدید نثر لکھی۔ لیکن علامہ کی نثر سیدھی سادی ہونے کے باوجود بھی پھیکی نہیں تھی بلکہ اس میں بے حد کاشی اور تیکھا پن موجود تھا۔"

(علامہ حیرات بدایونی، حیات اور ادبی خدمات، از رشید الدین)

علامہ نے یوں تو کئی مضامین لکھے اور یہ مختلف رسالوں اور اخباروں میں شائع بھی ہوئے۔ علامہ حیرات بدایونی کو صحافت سے بھی دلچسپی تھی۔ انہوں نے رسالوں کی ادارت بھی کی اور اخبارات کے لیے مزاحیہ کالم بھی لکھے۔ روزنامہ 'سیاست' کے آخیر عمر تک مستقل مضمون نگاروں میں شمار کئے جاتے تھے۔ علامہ نے اپنے صحافتی سفر کا آغاز بدایوں کی علمی درسگاہ کے ترجمان رسالے "شمس العلوم" سے کیا۔ یہ وہ درسگاہ تھی جہاں سے علامہ نے ابتدائی تعلیم حاصل کی تھی۔ حیدرآباد کے قیام کے دوران 1953ء میں اپنا ایک ذاتی ادبی ماہانہ رسالہ "چراغ" جاری کیا تھا۔ اس کا دفتر لال ٹیکری حیدرآباد میں واقع تھا۔ اس ادبی رسالے کے صرف چند شمارے ہی شائع ہوئے تھے۔ اس رسالے کے معاونین میں علامہ کی صاحبزادی جیلانی بانو جو بعد میں ایک بڑی افسانہ و ناول نگار کی حیثیت سے بین الاقوامی شہرت حاصل کی اور سری نو اس لا ہوٹی شامل تھے۔ جیلانی بانو نے اپنے ادبی سفر کا آغاز اسی رسالے چراغ سے کیا تھا۔ علامہ کی غزلیں اور مضامین بھی شائع ہوا کرتے تھے۔ مختلف وجوہات کی بنا پر یہ رسالہ زیادہ دنوں تک اشاعت کے مراحل طے نہیں کر پایا اور مسدود کردیا گیا۔ علامہ نے بہ حیثیت مزاحیہ کالم نگار حیدرآباد سے شائع ہونے والے دو اخبارات "پیام" اور "عوام" میں اپنی خدمات انجام دیں۔ "پیام" قاضی عبدالغفار کی ادارت میں شائع ہوتا تھا اور یہ حیدرآباد کا کثیر الاشاعت روزنامہ تھا جو پولیس ایکشن سے قبل شائع ہوتا تھا لیکن بعد میں اس کا نام بدل کر عوام کر دیا گیا جس کے ایڈیٹر اختر حسن تھے۔ "سرراہ" عنوان کے تحت مولانا "راہ رو" کے نام سے یہ کالم مزاحیہ انداز میں لکھا کرتے تھے۔ علامہ کو شاعری ورثہ میں ملی تھی، دادا منصف علی عظمت ضیاءؔ والد محمد حسن محسنؔ کے علاوہ چھوٹے بھائی، نانا اور ماموں بھی شاعری کیا کرتے تھے۔

علامہ نے کم عمری سے ہی شاعری شروع کردی تھی۔ ابتداء میں دوستوں کو اپنا کلام سنایا کرتے۔ بعد ازاں اساتذہ کو دکھانا شروع کیا۔ اساتذہ کی حوصلہ افزائی نے انہیں نجی محفلوں میں کلام سنانے پر راغب کیا۔ جب کلام میں پختگی آگئی تو عام محفلوں میں کلام سنانے لگے اور بہت جلد شہرت حاصل کرلی۔ بدایوں کے ہر مشاعرہ میں ان کی شرکت لازمی ہوتی تھی۔ بدایوں سے قریب کے علاقوں میں بھی مدعو کئے جانے لگے۔ طبیعت میں شعر کہنے کا فطری ذوق موجود تھا اسی لئے زیادہ رفتار سے شعر کہنے لگے۔ ان کے اشعار میں علمیت اور حکمت کم پائی جاتی ہے کیونکہ وہ عاشقانہ کلام زیادہ کہتے تھے اور وہ شاعری کو ایک خرافات سمجھتے تھے۔ ہادی القادری ان کی علمیت اور شاعری کے بارے میں کہتے ہیں کہ: "اصل میں ان کی شاعری ان کی علمیت کو لے ڈوبی۔ اگر وہ شاعر نہ ہوتے تو بہت بڑے عالم ہوتے۔ علامہ کی شاعری تین زمروں میں بٹی ہوئی نظر آتی ہے۔ (۱) مذہبی شاعری (۲) قومی شاعری (۳) غزل گوئی۔ علامہ قوم پرستانہ جذبات کے حامل تھے انہیں انگریزوں سے سخت نفرت تھی۔ وہ خلافت تحریک کے حامی تھے۔ کانپور کے قیام کے دوران وہ جلسوں میں پر جوش سیاسی تقریریں کیا کرتے تھے۔

بقیہ صفحہ ۳ پر۔۔

آج میں جوتے کی کانفرنس کی رپورتاژ لکھنے بیٹھی ہوں۔ اس سے قبل کہ کانفرنس کا پس منظر بتاؤں۔ چند باتیں وجود جوتے کے حوالے سے ہوجائے۔ جوتے کا وجود فی زمانہ دستار، تخت و تاج سے اہم ہے، تاج، دستار حسب موقع استعمال کیا جاتا ہے، لیکن جوتا روزمرہ استعمال ہونے والی شئے ہے۔ جوتے کے بغیر عام و خاص کی شخصیت صفر ہوکر رہ جاتی ہے، اب ہر شخص مصور فدا حسین نہیں ہوسکتا کہ برف کے پہاڑوں پہ یا جلتے ریگستانوں میں ننگے پیر گھوما کرے۔ لیکن ان کی شخصیت متاثر نہ ہوکر بلند ہوتی رہی یہ فضیلت فدا حسین جیسے نابغہ روزگار سے شروع ہوئی اور انہی پہ ختم ہوگئی۔

جوتا جہاں انسان کا وقار بلند کرتا ہے وہیں انسان کو ذلیل بھی کرتا ہے۔ یوں نوشہ جب جوتا پہن کر سسرال کی دہلیز پہ پہلا قدم رکھتا ہے، سالیوں کی نظر نئے نویلے بہنوئی کے چہرے پہ نہیں بلکہ جوتے پہ ہوتی ہے۔ سالیوں کو دیکھ نوشہ سوچنے لگتا ہے۔ ہائے اس جوتے کی قسمت غالب۔ جسے سالیاں چراتی ہیں۔ پورے میرج ہال میں نوشے کو ننگے پیر دوڑاتی پھرتی ہیں، ہائے جوتا۔ ہائے سالیاں" بے تکے شاعری کی بے سری قوالیاں "کہیں یا سمجھیں نوشے کی شکست ہوکر رہتی ہے تام جھام لاؤ لشکر کے ساتھ آنے والے میاں نوشہ (مرزا غالب نہیں) کی شکست کا سلسلہ بیوی کی چھوٹی بہن سے شروع ہوتا ہے۔ یوں سمجھ لیں فلم کا ٹریلر ہوتا ہے۔ اور پھر تا حیات بیوی سے نوشہ، شوہر بن کر ہارتا رہتا ہے۔

جوتے کی چوری کا سلسلہ یہاں ختم نہیں ہوتا یہ سلسلہ دراز ہے۔ اسکول میں مشاعرہ گاہ میں مساجد میں چوری ہونے والے جوتے کی بازیافت ممکن نہیں ہوتی۔ یہ جوتا چور ماہر ہوتے ہیں کسی کی گرفت میں نہیں آتے۔

جوتے پہننے کے علاوہ زندگی کے کئی مورچوں پہ کام آتے ہیں۔ مثلاً کسی تابعدار کو جوتا اٹھانے والا کہتے ہیں، جوتا اچھالنا، جوتے برسانا※ گویا کہ ثابت ہوا جوتا ایک ہتھیار بھی ہے۔ جوتا مارنا۔ جوتے کا ہار پہنانا لعنت و ملامت کے طوق کی سب سے کریہہ قسم میں شمار ہوتا ہے۔ جوتے کی مونث بھی ہوتی ہے، وہ جوتے سے کہیں خطرناک ہوتی ہے۔ اسے تذکیر و تانیث دونوں پہنا کرتے ہیں۔ جوتیاں چٹخائے والوں پہ وقت اور گھر والوں کی جوتیاں کھانی پڑتی ہے۔ آپ نے دیکھا ہوگا جو بیویاں شوہر کو جوتیوں کے برابر نہیں سمجھتیں ہمیشہ جوتیوں کی نوک پہ رکھتی ہیں۔ ان کی جوتیوں میں ڈال بٹنے لگتی ہے۔ پورا گھر جوتی پیزار بن جاتا ہے۔ اتنا پڑھ کر یقیناً آپ اس نتیجے پہ پہنچے ہوں گے کہ جوتا / جوتی نے گھر اور معاشرے میں بگاڑ اور بدنظمی کے لیے استعمال ہونے والی شئے ہے بس! نہیں حضرت ایسا ہرگز نہیں۔ جوتے بطور علاج بھی استعمال کیے جانے والی شئے ہے۔ مریض انسان ہو یا بیمار معاشرہ۔۔ مرگی کا دورہ پڑنے پہ جب مریض بیہوش ہوجاتا ہے۔ فرسٹ ایڈ کے طور پر یہی جوتے مریض کے مشام جاں کے سامنے رکھے جاتے ہیں، پل بھر میں مریض ہوش میں آجاتا ہے۔ بیمار معاشرہ کے لیے آپ رپورتاژ لازمی پڑھیں!

واقعہ یہ کہ یہ تمام جوتے غریب نادار، بے بس لاچار مفلوک الحال عوام کے پیروں نے پہن رکھے تھے، لیکن یہ جوتے پہننے والوں سے کہیں زیادہ خوش بخت اور قیمتی نکلے۔ ان جوتوں کی قیمت میں شیئر بازار کی مانند اس وقت اچھال آیا، جب یہ جوتے کبھی عوامی راہنما کے نمائندے، کبھی کسی ملک کے سربراہ کے سر یا منہ پہ جا پڑے۔ جب ان جوتوں کی تعداد اچھی خاصی ہوگئی، تو ان جوتوں کو موبائل میوزیم میں رکھنے کا فیصلہ کیا گیا، اس لیے کہ یہ" قیمتی جوتے" عوام کی نظروں سے اوجھل رہیں۔ تاکہ ان کی سرکشی دیکھ کر دیگر عوام کے جوتے جوش میں آکر ہوش نہ گنوا بیٹھے۔ جوتے کی دیکھ ریکھ کے لیے بین الاقوامی سطح پہ صلاح و مشورے کیے گیے۔ اس کے بعد ایک تنظیم وجود میں لائی گئی۔ تنظیم کا نام تھا، یونائیڈ ٹیررشوز اسکیم (بین الاقوامی دہشت گرد جوتوں کی مہم) متفقہ فیصلہ یہ ہوا کہ ہر ملک دوسال کے لیے اپنے یہاں اس جوتے کو موبائل میوزیم میں رکھے گا، اور اس میوزیم کی دیکھ ریکھ کرنے والے بیروزگاروں نوجوان کو تعینات کیا جائے گا ماہانہ اجرت پہ۔

افریقہ، یورپ امریکہ کے غریب اور ترقی پذیر مما لک کی مدت ختم ہوجانے کے بعد ایشیا کے سب سے بڑے جمہوری ملک کی باری آئی۔ اس ملک میں نہایت شان و شوکت سے لانے کا انتظام کیا گیا ڈھول نگاڑے بجا کر جوتوں کو چارٹر طیارے سے لایا گیا وزیر جوتا کیسر چماری ہوائی اڈے پہ جوتے کو پھولوں کی مالا پہنا کر استقبال کیا۔ پھر ان کے کارندوں نے کھڑاؤں میوزیم سوری موبائل میوزیم میں رکھا ابھی میوزیم میں چھ ماہ گزرے تھے۔۔

ایک دن خلاف توقع یہ" دہشت گرد جوتے آپس میں باتیں کرنے لگے۔ جوتوں کے نگراں چونک پڑے، تب جوتوں نے وضاحت پیش کی۔ حیران ہونے کی چنداں ضرورت نہیں، عہد حاضر میں سب کچھ ممکن ہے، اب جیسے کہ انسان گھاس چر سکتا ہے۔ چوپائے حلوے مانڈے ڈکار سکتے ہیں۔ کوکر سیٹی بجا سکتا ہے، انسان خاموش آلہ بن سکتا ہے، اور خاموش آلہ (موبائل / کمپیوٹر ٹیلی ویژن وغیرہ) بول سکتا ہے۔ ہنس سکتا ہے روسکتا ہے، تو جوتے کیوں نہیں بول سکتے؟ ہم سب اپنی خاموشی سے بیزار ہوچکے تھے۔ لہذا ہم نے بولنے کا فیصلہ کیا اور ہم بول رہے ہیں۔ ہمارا مطالبہ یہ کہ" یوم ثقافت" میں ہم جوتوں کا بھی ایک دن ہونا چاہئے۔ تاکہ اس روز ہمیں اپنی وجودیت اہمیت اور افادیت اجاگر کرنے کے مواقع نصیب ہوں۔

یہ خبر منٹوں میں پوری دنیا کے گوشے گوشے میں پہنچ گئی ٹیلی ویژن، اخبار موبائل اور سوشل سائٹ وغیرہ میں یہ جوتے اور ان کے مطالبے واحد موضوع بن کر رہ گئے۔ کوئی لطیفہ بنا رہا تھا، کوئی سنجیدہ نظر آرہا تھا کسی کو ہمسایہ ملک کی سازش نظر آرہی تھی تو کسی کو مذہبی منافرت کا رنگ نظر آرہا تھا۔

حتی کہ تمام مما لک کے سربراہ بھی عوام کی دلچسپی دیکھ کر اس موضوع پہ متفکر ہوئے۔ اور انھیں بھی جوتے کے مطالبات کچھ جائز کچھ ناجائز لگنے لگے۔ لیکن جوتوں نے بھی تہیہ کر رکھا تھا جب تک ہمارے مطالبات پورے نہیں ہوں گے۔ ہم خاموش نہیں بیٹھیں گے۔ حکومتیں ٹال مٹول کی پالیسی پہ کمر بستہ نظر آئیں۔ ادھر جوتوں نے بھی ہٹ دھرمی دکھائی، ارباب اقتدار کو مجبور کردیا۔

چاروناچار حکومت نے جوتوں کو اجازت دی کہ وہ خود تاریخ کا تعین کریں!

جوتوں کے صدر نے (9/11 تاریخ پیش کی۔ پھر کیا تھا سوپر پاور ملک کا سربراہ بھڑک گیا۔ جوتوں کی اتنی ہمت کہ ہمیں للکارے؟ ٹھیک کہا گیا ہے نچلی شئے کو سر پہ بٹھائے جانے کا انجام یہی ہوتا ہے۔۔ نائن الیون کے سوا جس دن چاہو 'یوم جوتا※ مناؤ لیکن 9/11 نہیں جوتے کے صدر نے کہا 'سارا کیا دھرا نائن الیون کا ہے۔ نائن الیون کی وجہ سے ہمیں شہرت ملی۔ اسی تاریخ کی وجہ سے ہمیں جیل (میوزم) میں قید کیا گیا ہے۔۔ ہم جیل میں رہنے والی شئے نہیں بلکہ پاؤں کی زینت ہیں ہم شہروں شہروں گلیوں کوچوں میں گھومنا ہمارا مزاج۔۔ مجھ سے ہمارے بنیادی حقوق چھین لیے گئے۔ یہی تو ہم بتانا اور جتانا چاہتے ہیں۔ سابق مقام پانا چاہتے ہیں۔

بارہ ماہ کا طویل عرصہ گزر گیا۔ جوتے اڑے رہے، سب مما لک نے مل کر امریکہ کو سمجھایا کہ آپ بھی کیا حماقت کررہے ہیں۔ ادنی جوتے کے مطالبات کو اپنی انا کا مسئلہ بنا کر اپنا وقار داؤ پہ لگا رکھا ہے۔ افغانستان جیسا لٹا پٹا ملک بھی سب سے کہتا پھر رہا ہے۔ کہ ابھی امریکہ جوتا سے جنگ کر رہا ہے۔ جب تک اس جنگ کا فیصلہ نہیں ہوجاتا ہمارے سارے اثاثے منجمد رہیں گے۔ امریکہ اور جوتا کی جنگ میں ناحق افغانی عوام بلی کے بکرے بنائے گئے ہیں۔

امریکہ شرمسار ہوا اور جوتے کے مطالبات کے آگے ہتھیار ڈال دیا۔

امریکہ نے ہندستان کو حکم دیا کہ وہ جوتے کے مطالبات پورا کرنے کا مجاز ہے۔ اور ہاں اس اہتمام میں ایک ڈالر بھی امریکہ خرچ نہیں کرے گا۔ بھارت اپنا پیسہ خرچ کرے۔ ہاں البتہ امریکہ قرض دے سکتا ہے۔ اگر ہندستان چاہے۔

بقیہ صفحہ ۳ پر۔۔

غزل

ذکی طارق بارہ بنکوی

عیش و آرام سے بھر لینے کو آنگن اپنا
رب سے کیا مانگ لوں میں پھر سے وہ بچپن اپنا

خاک نے اوڑھ لیا ہاتھ کی عظمت کا وقار
ذائقہ لائے ہیں پھر چاک کے برتن اپنا

جو روایت سے تعلق ہے وہ ٹوٹے گا نہیں
ہم بدل سکتے نہیں پیاسں، کبھی فن اپنا

فکروں، اندیشوں سے آزاد طرب میں ڈوبا
چھوڑ آئے کہاں ہم لوگ لڑکپن اپنا

جس کی آواز مرے کانوں میں رس گھولتی تھی
تو گنوا آیا کہاں ہاتھوں کا کنگن اپنا

اب مرا جسم مری ذات کہاں باقی بچی
کر دیا نام ترے جب یہ سرو تن اپنا

غزل

ڈاکٹر منیب حنفی، پربھنی (مہاراشٹرا)

چاند چہرہ سراپا قاتل ہے
حسن عالم کا وہ محاصل ہے

کشمکش چاہتوں میں ہے برپا
عشق جاگا ہے حسن غافل ہے

شوخ نظریں بدن ہے مخمل سا
ہاں نزاکت بھی اُس میں شامل ہے

وہی نیّا ہے میرے جیون کی
وہ سمندر وہی تو ساحل ہے

بھیڑ چہروں کی تھی کہ دل نے کہا
یہی چہرہ وفا کے قابل ہے

بال الجھے ہیں خاک کپڑوں پر
کیوں لگے حنفیؔ وہ ہی کامل ہے

اردو ادب اور سماجی زندگی کی فکری اور جذباتی تاریخ

ازقلم محمود علی لکچرر 8055402819

مغربی مفکرین اور فلاسفہ کے نزدیک ادب محض تفریح یا الفاظ کی آرائش نہیں بلکہ انسانی زندگی احساسات تخیل اور سماجی حقیقتوں کی فنی تعبیر ہے۔ مختلف مغربی فلاسفہ نے ادب کی الگ الگ تعریف کی ہے۔ Eliot.T.S کے نزدیک ادب روایت، تہذیب اور انسانی تجربے کے تسلسل کا نام ہے۔ Aristotle کے مطابق ادب زندگی کی نقلی (Imitation of Life) ہے۔ ان کے نزدیک شاعری اور ڈراما انسانی اعمال اور جذبات کی فنکارانہ عکاسی کرتے ہیں۔ William Wordsworth نے شاعری کو طاقتور جذبات کا بے ساختہ اظہار کہا۔ ان کے نزدیک ادب انسان کے داخلی احساسات کی ترجمانی کرتا ہے۔ اردو ادب عوامی زندگی کی فکری اور جذباتی تاریخ ہے، کیونکہ اس میں انسان کے خواب دکھ محبت محرومیاں سماجی رویے تہذیبی اقدار اور زمانے کے تغیرات محفوظ ہوتے ہیں۔ ادب محض الفاظ کا مجموعہ نہیں بلکہ ایک عہد کے احساسات اور اجتماعی شعور کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ میر تقی میر کی شاعری میں انسانی غم و تنہائی کی کیفیت ملتی ہے، علامہ اقبال کے کلام میں فکری بیداری اور خودی کا پیغام، جبکہ منٹو کے افسانوں میں سماج کی تلخ حقیقتیں نمایاں نظر آتی ہیں۔ اسی طرح Premchand نے عام انسان کے معاشی اور معاشرتی مسائل کو ادب کا موضوع بنایا۔ اردو ادب نے ہر دور میں عوامی جذبات کی ترجمانی کی ہے۔ غزل نے دل کی کیفیت بیان کی، نظم نے قومی و سماجی شعور اجاگر کیا، افسانے نے انسانی نفسیات اور معاشرتی تضادات کو آشکار کیا جبکہ انشائیہ نے زندگی کے مختلف پہلوؤں کو شگفتگی اور فکر کے ساتھ پیش کیا۔ اسی لیے اردو ادب کو عوامی زندگی کی فکری اور جذباتی تاریخ کہا جاتا ہے کیونکہ یہ محض واقعات نہیں بلکہ انسان کے باطن احساسات اور معاشرتی ارتقا کی داستان بھی محفوظ رکھتا ہے۔

اردو ادب نے سماجی زندگی کو دین اردو ادب نے سماجی زندگی کو شعور تہذیب اخلاق انسان دوستی اور فکری بیداری عطا کی ہے۔ اس نے صرف جذبات کی ترجمانی نہیں کی بلکہ معاشرے کی اصلاح انسانی قدروں کے فروغ اور سماجی مسائل کی نشاندہی میں بھی اہم کردار علامہ اقبال نے خودی، بیداری اور قومی شعور کا پیغام دیا۔ مرزا غالب نے انسانی نفسیات اور زندگی کے فلسفے کو بیان کیا۔ پریم چند نے غریبوں، کسانوں اور عام انسان کے مسائل کو ادب کا موضوع بنایا جبکہ سعادت حسن منٹو نے سماج کی منافقت، تقسیم کے المیے اور انسانی رویوں کی تلخ حقیقتیں آشکار کیں۔ اردو ادب نے سماجی زندگی کو زبان وتہذیب کا شعور دیا، انسان دوستی اور رواداری سکھائی، ظلم، ناانصافی اور تعصب کے خلاف آواز دی، عورت غریب اور محروم طبقے کے مسائل اجاگر کیے۔ قومی یکجہتی اور ثقافتی ہم آہنگی کو فروغ دیا، محبت، اخلاق اور برداشت جیسے اقدار مضبوط کیے۔ غزل نظم افسانہ ناول اور ڈراما سب نے معاشرے کے مختلف پہلوؤں کی عکاسی کی۔ اسی لیے اردو ادب صرف کتابوں تک محدود نہیں بلکہ سماجی زندگی کی فکری تربیت کا ایک مؤثر ذریعہ بھی ہے۔

اردو ادب اور فلمی گیتوں کا تعلق نہایت گہرا اور فطری ہے۔ برصغیر کی فلمی موسیقی نے اردو شاعری کی لطافت رومان جذبات اور تہذیبی حسن کو عوام تک پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا۔ فلمی گیت دراصل عوامی شاعری کی ایک مقبول صورت بن گئے جنہوں نے ادب کو خواص سے نکال کر عام انسان کے دل تک پہنچایا۔ بہت سے عظیم شعرا نے فلمی دنیا کے لیے گیت لکھے۔ ساحر لدھیانوی نے محبت کے ساتھ ساتھ سماجی شعور کو بھی گیتوں میں شامل کیا۔ کیفی اعظمی نے ترقی پسند فکر کو فلمی شاعری میں جگہ دی۔ شکیل بدایونی کے گیتوں میں کلاسیکی شاعری کی مٹھاس ملتی ہے، جبکہ مجروح سلطان پوری نے عوامی زبان اور ادبی حسن کو یکجا کیا۔ فلمی گیتوں نے اردو زبان کو عوام میں مقبول بنایا، شاعری کو موسیقی کے ذریعے دلوں تک پہنچایا، محبت جدائی امید اور انسانی جذبات کی ترجمانی کی، تہذیبی شائستگی اور زبان کی مٹھاس کو فروغ دیا، عام انسان کو ادب سے جوڑے رکھا۔ بعض ناقدین فلمی گیتوں کو خالص ادب سے الگ سمجھتے ہیں، لیکن حقیقت یہ ہے کہ کئی فلمی نغمے ادبی معیار شعری جمالیات اور فکری گہرائی کے اعتبار سے اعلیٰ شاعری کا درجہ رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج بھی پرانے اردو فلمی گیت محض تفریح نہیں بلکہ ادبی ورثہ سمجھے جاتے ہیں۔

اردو ادب اور لوک گیتوں کا تعلق عوامی تہذیب جذبات اور ثقافتی زندگی سے ہے۔ لوک گیت دراصل عوام کے دل کی آواز ہوتے ہیں جن میں محبت جدائی خوشی دکھ، رسم و رواج، دیہی زندگی اور انسانی احساسات نہایت سادہ مگر پُراثر انداز میں بیان ہوتے ہیں۔ اردو ادب نے ان لوک روایات سے اثر قبول کیا اور انہیں ادبی اظہار کا حصہ بنایا۔ لوک گیتوں کی سب سے بڑی خصوصیت ان کی سادگی، موسیقیت اور عوامی رنگ ہے۔ شادی بیاہ فصلوں بارش ہجرت ماں کی ممتا اور عاشقانہ جذبات جیسے موضوعات لوک گیتوں میں نمایاں ہوتے ہیں۔ یہی عناصر بعد میں اردو شاعری، نظم اور فلمی گیتوں میں بھی نظر آتے ہیں۔

بقیہ صفحہ ۳ پر۔۔

روزنامہ

3

ورق تازہ

ریاستی۔قومی

दैनिक वरक-ए-ताजा

20 May 2026

صفحہ ۲ر سے آگے۔۔۔

مدینۃ الادب کا شاعر حیرت بدایونی

اسی طرح انہوں نے دورنوجوانی میں انگریزوں کے خلاف کئی نظمیں لکھیں اور تحریک خلافت کے جلسوں میں پرجوش انداز میں پڑھ کر داد و تحسین حاصل کیا کرتے ۔علامہ بنیادی طور پر شاعر تھے اور انہوں نے کئی موقعوں پر اپنے قوم پرستارانہ خیالات کو شاعری کے سانچے میں ڈھال دیا جو اس وقت کے اخبارات میں شائع بھی ہوئے 1962ء میں چین اور ہندوستان کی جنگ کے موقع پر انہوں نے ایک نظم ''للکار'' کے نام سے لکھی جس میں اپنی قوم وملک کو للکارا ہے ۔جہاں تک علامہ کی غزل گوئی کا تعلق ہے ۔انہوں نے ایک ایسے دور میں شاعری کی ابتداء کی جب اردو ادب میں تبدیلیاں رونماں ہورہی تھیں کلاسکیت سے جدیدت کی طرف رجحان پیدا ہورہا تھا۔حالیؔ اپنی کتاب مقدمہ شعروشاعری کے ذریعہ پرانی روش کو چھوڑ کرئی روش اختیار کرنے کا مشورہ دے چکے تھے ۔کچھ شعراء اس پر عمل پیرا بھی ہوچکے تھے صنف نظم کی بنیاد ڈالی جارہی تھی نئے نئے تجربے شاعری میں کیئے جارہے تھے لیکن علامہ حیرات بدایونی نے اپنے لئے غزل کا قدیم رنگ اختیار کیا اور عشقیہ کلام کہنا شروع کیا۔دلی اسکول کا رنگ ان کی شاعری پر غالب نظر آتا ہے حالانکہ ان کا تعلق کسی مخصوص اسکول سے نہیں تھا۔پھر بھی ان کی شاعری پر داغ دہلوی کی چھاپ نظر آتی ہے ۔حالانکہ انہوں نے نہ کسی کو استاد بنایا اور نہ ہی کسی کو شاگرد۔اس کے باوجود علامہ کے ہاں داغ کا رنگ پایا جاتا ہے ۔ریاض خیر آبادی کی طرح خمریات پر بے شمار اشعار ہیں ۔علامہ کے پاس عشقیہ موضوع پر بڑے تیکھے اشعار ملتے ہیں ۔علامہ چونکہ ابتداء سے مذہبی ذہن کے حامل تھے اسی لئے ان کے ہاں اس موضوع پر اشعار ملتے ہیں ۔علامہ کے پاس المیہ اشعار نہیں ملتے ۔ان کی شاعری طرب ونشاط کی شاعری ہے ۔بقول شاذ تمکنت: ''حیرت صاحب نشاط کے شاعر تھے ۔نشاطیہ شاعری یوں بھی کار مشکل ہے کیوں کہ حزن و یاس میں تاثیر از خود چھپی ہوتی ہے لیکن نشاطیہ لب ولہجہ اس وقت تک دل پر اثر نہیں کرتا جب تک کے جذبہ طرب شاعر کے دل سے سوتے کی طرح پھوٹ نہ پڑے ۔''علامہ کے کلام میں زبان و بیان کے التزام اور فکر وفن کے اہتمام کے علاوہ شعور کی پختگی بھی پائی جاتی ہے ۔فنی شعور،سیاسی شعور،سماجی اور مذہبی شعور کی وجہہ سے ان کی ہر بات میں تہہ داری اور طرح داری دونوں پائے جاتے ہیں ۔ان تمام کے باوجود علامہ کے ہاں کمزور اشعار بھی ملتے ہیں ۔غرض علامہ خیرات بدایونی کی شاعری پر اور خاص کر غزل گوئی پر نظر ڈالتے ہیں تو یہ واضح ہوجاتا ہے کہ علامہ نے اپنے اظہار کیلئے قدیم طرز کو اپنایا تھا اور موضوع بھی عشق کو منتخب کیا تھا۔جس کی جدید دور میں اہمیت اتنی زیادہ نہیں ہوسکتی ۔

نمونہ کلام:

کرلیا منقسم آپس میں نشیمن میرا — لوٹ کرلے گئے گھر شیخ و برہمن میرا

کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ کسے کیا سمجھوں — کون رہبر ہے میرا کون ہے رہزن میرا

پھیلا تو رہے ہیں زہر مگر اکسیر کی باتیں کرتے ہیں — تخریب چمن کرنے والے تعمیر کی باتیں کرتے ہیں

☆☆☆☆☆☆☆

صفحہ ۲ر سے آگے۔۔۔

جوتے کی کانفرنس

ہندستان امریکہ کی ہشیاری پہ سخت بد دل ہوا لیکن انتہائی صبر وتحمل سے کام لیا۔ اپنے خرچ سے جوتے کی کانفرنس کی تیاریاں کرنے لگا۔ 9/11/2022ء کی شام پرگتی میدان، میں کانفرنس شروع ہوتی ہے ۔سامعین کی کثیر تعداد اکٹھی ہوتی ہے ۔سیمینار ہال میں ایک بھی شخص موجود نہیں تھا۔انسان کی شکل میں روبوٹ اپنا کام کررہے تھے ۔جوتا نمبر) 1 خیال رہے کہ جوتوں کو یہ نمبر اس کی مقبولیت کی بنا پہ دیا گیا ہے ۔) صدارت کے منصب پہ فائز تھا۔جوتا نمبر 2 نے نظامت کی ذمے داری سنبھال رکھی تھی ۔ناظم جوتے نے جوتے نمبر 13 کو دعوت دی کہ وہ آئے اور اپنی افادیت بیان کرے ۔جوتا نمبر 13 تیرہ اچھل کر مائیک کے سامنے کھڑا ہوا چوے کے بل۔۔ادھر ادھر دیکھا سامعین کی صف پہ نگاہ ڈالی اور پھر شروع ہوگیا ایڑی کے سرے کے سامنے مائیک کیا۔میرے مقالے کا عنوان ہے'' اپنوں کی محبت''

آپ نے سنا ہوگا۔کب کس کی تقدیر سنور جائے کہا نہیں جاسکتا۔آج سے چند سال قبل میں خود سے زیادہ اس کتا کو خوش نصیب سمجھا کرتا تھا، جو میرے ملک کے سابق فوجی کمانڈر کی گود میں بیٹھا کرتا تھا وہی فوجی کمانڈر جنھوں نے منتخب وزیر اعظم کا تختہ الٹ کر خود ملک کا صدر بن بیٹھا۔فوجی صدر کتے سے اس قدر پیار کرتے جیسے یہ ان کی گرل فرینڈ ہو، جبکہ ان کا مذہب کتے کو ناپاک جانور قرار دے رکھا ہے ۔جہاں کتا ہو وہاں رحمت کے فرشتے نہیں آتے ۔کتا کے مالک کو رحمت کے فرشتے کی آمد کی ذرا پرواہ نہیں تھی ۔کیوں کہ ان کے آقا جھولی بھر بھر کر صبح وشام ڈالر پہنچا رہے تھے ۔اپنے ہمسایہ ملک کے ہم مذہب عوام پہ بمباری کروانے کے عوض میں ۔۔لیکن ان کے عوام ان سے نالاں تھے ۔ہجوم میں کھڑے میرے مالک (نام لینا موزوں نہیں)سب سے زیادہ مشتعل تھے ۔ بائیں پاؤں سے مجھے نکالا اور فوجی صدر کی طرف پھینک دیا۔۔بس اس دن اسی وقت میری تقدیر کا ستارہ اوج پہ جا پہنچا۔وہیں اس صدر کا زوال شروع ہوا، انھیں ان کے عہدے سے معزول کر دیا گیا، چل اڑ جا رے پنچھی اب یہ دیس ہوا بیگانہ ۔۔ گنگناتے ہوئے ملک سے فرار ہوگئے ۔'' تادم تحریر وہ جلاوطنی کے دن کاٹ رہے ہیں ۔اور میں آپ کے سامنے روبرو ہوں ۔جوتا نمبر 2 کی باری آتی ہے ۔اس کے مضمون کا عنوان تھا'اظہار رائے کی آزادی'جمہوری ملک میں کوئی کسی سے کم نہیں ہوتا، جوتا ٹوپی سے کم نہیں، جانور انسان سے کم نہیں ہاں البتہ گائے کو تمام چوپائے پہ فوقیت حاصل ہے، اور اس چیتے کو گائے پہ چوں کہ گائے بے چاری ابتک چارٹر طیارے تو کیا اب تک کسی آئیر بس میں بھی سوار نہ ہوسکی ۔۔

بہر حال آئینی طور پہ سب کو برابری کا حق حاصل ہے ۔اور یہ ملک دنیا کا سب سے بڑا جمہوری ملک ہے ۔یہاں حکومت عوام کی ہوتی ہے، عوام اگر گدھے، کتے کو بھی ملک کا سربراہ بنادے، اسے سربراہ بننا پڑتا ہے، لومڑی کی ساری چالاکی دھری رہ جاتی ہے ۔شیر اپنی بے عزتی پہ چنگھاڑتا رہے ۔تو چنگھاڑتا رہے ۔ایسا ہی ایک سربراہ اپنے حلقے میں انتخاب کے دوران میں عوام سے مخاطب تھا۔بے روزگار تباہ حال شاکی رائے دہندہ نے ٹوٹا پھٹا جوتا یعنی کہ مجھے راہنما کے سر پہ جما دیا۔ڈھیٹ بے شرم سربراہ حسب دستور بناوٹی مسکراہٹ روتے ہوئے چہرے پہ بکھیری ۔بڑی مشکل سے ہنستے ہوئے کہا۔

چوں کہ یہ جمہوری ملک ہے آپ کو آزادی حاصل کہ جو چاہیں سو کریں ۔لیکن اب ہمیں بدنام نہ کریں ۔گیارہ ستمبر کے بعد جوتے کچھ زیادہ ہی دلیر ہوگئے ہیں ۔بے موقع بے محل اوچھی حرکت کرتے رہتے ہیں ۔مگر میں جوتے پھینکنے والے کو معاف کرتا ہوں ۔کیوں کہ یہ اپنے شرارتی بچے ہیں ۔شرارت کرنے کی یہی عمر ہوتی ہے ۔شرارت کرنے امریکہ فرانس تو جا نہیں جاسکتے ۔لہذا انھیں شرارت کرنے دیں! ۔یہ ان کا بنیادی حق ہے ۔ جوتا یہ بول کر ہنسنے لگا۔سارے روبوٹ ہنس پڑے ۔اب صدر جوتا کی باری تھی ۔۔جس کا انتظار بے صبری سے حاضرین سامعین کررہے تھے ۔صدر جوتا کے مقالے کا عنوان تھا'' سب سے بدمعاش جوتا''

یقیناً سب سے سرکش جانور کے چمڑے سے کسی بپھرے ہوئے موچی نے مجھے بنایا ہوگا، ڈیڈ ڈبلیو کی سنیں وہ کہتے ہیں ۔یہ چمڑا ملک چین کے کسی 'چان شانگ پانگ وانگ' نامی جانور کا ہے ۔روس کے راستے ایران بھیجا گیا فلسطین میں حماس کی نگرانی میں یہ جوتا تیار کروایا گیا تھا۔ بذریعہ سرنگ عراق پہنچایا گیا۔اور الزیدی کے پاؤں میں ڈالا گیا۔

جوں ہی مجھے اچھالا گیا۔میں تو سیدھے اس سر پہ گرتا لیکن ڈبلیو ڈیڈ کی گھبراہٹ دیکھ کر میں ٹھہر کا ہنسنے لگا۔۔آپ نے بھی دیکھا ہوگا، ڈیڈ ڈبلیو کی شکن آلود پسینے سے تر بتر پیشانی، ہونٹ پہ زباں پھیرتے ہوئے ۔مجھے ہنستا ہوا دیکھ کر کھسیائے ہوئے وہ بولا۔''کوئی بات نہیں دس نمبر کا جوتا ہے ۔''

اسے معلوم نہیں کہ میرا ارادہ اس کے وجود سے لگنا نہیں تھا، بلکہ میرا مقصد ڈرانا تھا۔کروڑوں بے گناہوں کے قاتل کے وجود سے لگ کر اپنا وجود ناپاک نہیں کرنا تھا'' خونی '' نہیں بننا تھا مجھے ۔ایک راز کی بات بتا دوں کہ آج بھی ڈیڈ ڈبلیو کو خواب میں ''میں ہی'' نظر آتا ہوں ۔ڈیڈ ڈبلیو دھشت سے یوں اٹھ کر بیٹھ جاتے ہیں کہ جیسے ان کے سر پہ میزائل گر رہی ہو۔

یوں تو ایک کے بعد ایک تمام جوتوں نے مقالات پیش کیے ۔۔لیکن میں تین ہی تاریخ ساز عالمی جوتے کے خیالات رقم کرسکی ۔۔قارئین کی سہولت اور وقت کی قلت کے باعث ۔۔۔

☆☆☆☆☆

صفحہ ۲ر سے آگے۔۔۔

اردو ادب اور سماجی زندگی کی فکری اور جذباتی تاریخ

نظیر اکبر الہ آبادی نے عوامی زندگی اور روزمرہ موضوعات کو شاعری میں جگہ دی۔فیض احمد اور حبیب جالیب کی شاعری میں بھی عوامی احساسات اور اجتماعی جذبات کی جھلک ملتی ہے ۔اردو لوک گیتوں نے عوامی ثقافت کو محفوظ رکھا، زبان کی سادگی اور مٹھاس کو فروغ دیا، نسل در نسل تہذیبی روایات منتقل کیں، ادب کو عوام سے جوڑے رکھا، موسیقی اور شاعری کے امتزاج سے جذباتی اثر پیدا کیا۔اسی لیے لوک گیت صرف تفریح نہیں بلکہ عوامی تاریخ، ثقافت اور اجتماعی احساسات کا زندہ سرمایہ سمجھے جاتے ہیں، اور اردو ادب نے ان سے فکری و جمالیاتی توانائی حاصل کی ہے ۔اردو ادب اور اسلامی اقدار کا تعلق نہایت گہرا اور تاریخی ہے ۔اردو زبان کی تشکیل ہی ایسے تہذیبی ماحول میں ہوئی جہاں اسلامی تعلیمات، صوفیانہ افکار، اخلاقی روایات اور مشرقی اقدار کا اثر نمایاں تھا۔اسی لیے اردو ادب میں انسان دوستی، اخلاق، صبر، عدل، محبت، رواداری اور روحانیت جیسے اسلامی تصورات کثرت سے ملتے ہیں ۔

ابتدائی اردو شاعری اور نثر پر صوفیا کرام کا بڑا اثر رہا۔خواجہ معین الدین چشتی اور دیگر صوفی بزرگوں کی تعلیمات نے محبت، اخوت اور انسانیت کے پیغام کو عام کیا۔ بعد میں علامی اقبال نے اسلامی فکر، خودی، ملت اور روحانی بیداری کو شاعری کا موضوع بنایا۔ الطاف حسین حالی نے اخلاقی اصلاح اور قومی شعور پر زور دیا، جبکہ Abul Kalam Azad کی تحریروں میں مذہبی فکر اور علمی بصیرت نمایاں نظر آتی ہے ۔اردو ادب میں اسلامی اقدار کے چند اہم پہلو یہ ہیں: انسان دوستی اور احترام انسانیت ۔سچائی، عدل اور اخلاقی پاکیزگی، علم وشعور کی اہمیت، صبر، برداشت اور رواداری، روحانیت اور خدا سے تعلق، معاشرتی اصلاح اور خیر خواہی، اردو نعت حمد مرثیہ منقبت اور صوفیانہ شاعری اسلامی تہذیب کے ادبی مظاہر ہیں ۔اسی طرح بہت سے افسانوں اور ناولوں میں بھی اخلاقی کشمکش اور دینی وسماجی اقدار کی جھلک ملتی ہے ۔البتہ اردو ادب صرف مذہبی ادب تک محدود نہیں بلکہ اس میں انسانی زندگی کے وسیع تجربات شامل ہیں ۔لیکن اسلامی اقدار نے اس کی تہذیبی شناخت، زبان کی شائستگی اور اخلاقی بنیادوں کو مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کیا ہے ۔آج کل کی نسل اور اردو ادب کا تعلق ایک دلچسپ مگر پیچیدہ موضوع بن چکا ہے ۔ایک طرف نئی نسل ٹیکنالوجی، سوشل میڈیا اور تیز رفتار زندگی کی طرف مائل ہے دوسری طرف اردو ادب اب بھی انسانی جذبات تہذیب فکر اور شناخت کا اہم ذریعہ ہے ۔مسئلہ ادب سے دوری کا نہیں بلکہ انداز پیشکش کی تبدیلی کا ہے ۔نوجوان نسل مختصر، تیز اور بصری مواد کو زیادہ پسند کرتی ہے، جبکہ روایتی اردو ادب اکثر طویل مطالعے اور گہرے فکری پس منظر کا تقاضا کرتا ہے ۔اسی لیے بہت سے نوجوان کلاسیکی ادب سے دور نظر آتے ہیں ۔تاہم سوشل میڈیا، یوٹیوب، پوڈکاسٹ اور فلمی وادبی پروگراموں نے اردو شاعری اور ادب کو نئی صورت میں دوبارہ زندہ بھی کیا ہے ۔آج بھی علامہ اقبال مرزا غالب فیض احمد فیض اور جون ایلیا کی شاعری نوجوانوں میں مقبول ہے، کیونکہ ان کے اشعار انسانی تنہائی خواب محبت بغاوت اور خود شناسی جیسے موضوعات سے جڑے ہوئے ہیں ۔ضرورت اس بات کی ہے کہ اردو ادب کو جدید انداز میں پیش کیا جائے ۔نصابی زبان کے بجائے زندگی کی زبان میں سمجھایا جائے، ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر ادبی مواد بڑھایا جائے، نوجوانوں کو صرف امتحان نہیں بلکہ مطالعے کی لذت سے روشناس کرایا جائے، ادب کو روزمرہ زندگی نفسیات اور سماجی مسائل سے جوڑا جائے، حقیقت یہ ہے کہ نئی نسل ادب سے مکمل طور پر دور نہیں ہوئی بلکہ وہ ایسے ادب کی تلاش میں ہے جو اس کے احساسات، مسائل اور جدید زندگی کی پیچیدگیوں کو بیان کرسکے ۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ممبئی میں ریلوے اور میونسپل کارپوریشن کی مشترکہ کارروائی میں 400 سے زائد جھونپڑے زمین بوس

ممبئی:19 مئی (یو این آئی):۔شمال مغربی ممبئی کے باندرہ مشرق علاقے میں واقع غریب نگر جھوپڑ پٹی بستی پیر کو اس وقت ایک بڑے انہدامی آپریشن کی زد میں آگئی جب ویسٹرن ریلوے اور میونسپل کارپوریشن ممبئی عظمیٰ (بی ایم سی) نے مشترکہ کارروائی کرتے ہوئے تقریباً 409 غیر مجاز تعمیرات کو منہدم کرنے کے لیے پانچ روزہ مہم کا آغاز کیا۔کارروائی کے دوران پورے علاقے میں سخت پولیس بندوبست کیا گیا جبکہ متاثرہ خاندانوں میں خوف، بے چینی اور احتجاج کی کیفیت دیکھی گئی۔ریلوے انتظامیہ کے مطابق باندرہ ریلوے اسٹیشن سے متصل غریب نگر میں ریلوے کی تقریباً پانچ ہزار مربع میٹر اراضی پر کئی برسوں سے غیر قانونی قبضے قائم تھے ۔حکام کا کہنا ہے کہ یہ زمین ویسٹرن ریلوے کی ملکیت ہے اور تجاوزات کی وجہ سے نہ صرف ریلوے سلامتی متاثر ہورہی تھی بلکہ مستقبل کے انفراسٹرکچر اور توسیعی منصوبوں میں بھی رکاوٹیں پیدا ہورہی تھیں ۔ویسٹرن ریلوے نے منگل کو جاری بیان میں کہا کہ یہ کارروائی اچانک نہیں بلکہ ایک طویل قانونی عمل کے بعد عمل میں لائی جارہی ہے ۔ریلوے حکام کے مطابق پبلک پریمیسز ایکٹ کے تحت کارروائی 2017 سے قبل شروع ہوچکی تھی اور 27 نومبر 2017 کو بے دخلی کے احکامات جاری کیے گئے تھے ۔ اس کے بعد مختلف عدالتوں میں مقدمات اور عرضداشتوں کا سلسلہ جاری رہا۔حکام نے بتایا کہ غریب نگر میں تقریباً 409 پختہ جھونپڑیاں اور دیگر تعمیرات ریلوے حدود کے اندر قائم تھیں ۔ان تعمیرات کے خلاف کارروائی کے لیے شہر پولیس، ریلوے پروٹیکشن فورس (آر پی ایف)، گورنمنٹ ریلوے پولیس (جی آر پی) اور مہاراشٹر سکیورٹی فورس کے ملا کر 100 سے زائد اہلکار تعینات کیے گئے تاکہ کسی بھی ناخوشگوار صورتحال سے نمٹا جاسکے ۔ باندرہ مشرق کا غریب نگر ممبئی کی ان قدیم غیر رسمی آبادیوں میں شمار کیا جاتا ہے جو کئی دہائیوں سے ریلوے لائنوں کے اطراف آباد ہیں ۔ مقامی سماجی کارکنان کے مطابق یہاں رہنے والے متعدد خاندان 1980 اور 1990 کی دہائی سے مقیم ہیں اور ان میں سے کئی افراد کے پاس بجلی، راشن کارڈ اور دیگر سرکاری دستاویزات بھی موجود ہیں ۔تاہم قانونی اعتبار سے اس زمین کی ملکیت ریلوے کے پاس ہے، جس کی وجہ سے یہ آبادی ہمیشہ تنازع کا شکار رہی ۔بمبئی ہائی کورٹ نے اپریل 2026 میں اپنے ایک فیصلے میں ویسٹرن ریلوے کو تجاوزات ہٹانے کی اجازت دی تھی، تاہم عدالت نے یہ بھی واضح کیا تھا کہ 2021 کے سروے میں باز آبادکاری کے اہل قرار دیے گئے مکینوں کے حقوق کا تحفظ کیا جائے اور انہیں متبادل رہائش فراہم کیے بغیر بے دخل نہ کیا جائے ۔سماجی تنظیموں اور مقامی نمائندوں کا کہنا ہے کہ غریب نگر میں بڑی تعداد ایسے خاندانوں کی بھی ہے جو برسوں سے یہاں رہائش پذیر ہیں اور ممبئی کی معیشت میں نچلے طبقے کے مزدور، گھریلو ملازمین، رکشہ ڈرائیور اور یومیہ اجرت پر کام کرنے والے افراد کے طور پر خدمات انجام دیتے ہیں ۔ ان تنظیموں نے مطالبہ کیا ہے کہ انہدامی کارروائی کے ساتھ متاثرین کی باز آبادکاری کو بھی یقینی بنایا جائے ۔ غریب نگر کا نام اس وقت عالمی سطح پر بھی زیر بحث آیا تھا جب اسی بستی سے تعلق رکھنے والی ایک لڑکی روبینہ علی نے شہرۂ آفاق ہالی ووڈ فلم Slumdog Millionaire میں اداکاری کرکے شہرت حاصل کی تھی ۔ فلم کی کامیابی کے بعد غریب نگر اور ممبئی کی دیگر جھوپڑ پٹی بستیوں پر عالمی میڈیا کی توجہ مرکوز ہوئی تھی ۔روبینہ علی کی کہانی کو ممبئی کی غریب بستیوں سے ابھرنے والی جدوجہد اور خوابوں کی علامت کے طور پر دیکھا گیا تھا۔مقامی افراد کا کہنا ہے کہ غریب نگر صرف جھونپڑیوں کا مجموعہ نہیں بلکہ ہزاروں خاندانوں کی زندگی، یادوں اور روزگار کا مرکز ہے ۔انہدامی کارروائی کے بعد اب سب سے بڑا سوال یہی ہے کہ آیا متاثرہ خاندانوں کو مستقل متبادل رہائش فراہم کی جائے گی یا وہ ایک بار پھر ممبئی کے کسی دوسرے کونے میں نئی غیر رسمی بستی بسانے پر مجبور ہوں گے ۔ریلوے کے مطابق پبلک پریمیسز ایکٹ کے تحت کارروائی 2017 سے قبل ہی شروع کردی گئی تھی اور 27 نومبر 2017 کو بے دخلی کے احکامات جاری کیے گئے تھے ۔حکام کا کہنا ہے کہ باندرہ اسٹیشن سے متصل ریلوے حدود میں تقریباً 409 غیر قانونی پختہ ڈھانچے تعمیر کیے گئے تھے ۔تحقیقات کے بعد یہ ثابت ہوا کہ مذکورہ زمین ریلوے کی ملکیت ہے، جس کے بعد پبلک پریمیسز ایکٹ 1971 کے تحت انہدامی کارروائی شروع کی گئی ۔ پانچ روزہ اس خصوصی مہم کے دوران تقریباً 409 غیر مجاز جھونپڑیوں اور تعمیرات کو منہدم کیا جارہا ہے ۔ اس کارروائی کے لیے شہری پولیس، جی آر پی، آر پی ایف اور مہاراشٹر سکیورٹی فورس کے تقریباً 101 اہلکار تعینات کیے گئے ہیں تاکہ علاقے میں امن وقانون کی صورتحال برقرار رکھی جاسکے ۔ ریلوے حکام کے مطابق اس زمین کو واگزار کرا کے ریلوے پٹریوں کے اطراف کچرے کے مسئلے پر قابو پانے اور مستقبل کے ریلوے توسیعی و جدید کاری منصوبوں کے لیے استعمال کیا جائے گا ۔ یہ کارروائی بمبئی ہائی کورٹ کے اپریل 2026 کے فیصلے کے بعد مزید تیز ہوئی، جس میں عدالت نے ویسٹرن ریلوے کو تجاوزات ہٹانے کی اجازت دی تھی ۔ تاہم عدالت نے یہ بھی ہدایت دی تھی کہ 2021 کے سروے میں باز آبادکاری کے اہل قرار دیے گئے مکینوں کو بے دخل ہونے سے محفوظ رکھا جائے اور ان کے حقوق کا مکمل خیال کیا جائے ۔

ہندوستانی ہنر پر اعتماد کی وجہ سے ہندوستانی جی سی سی تیزی سے توسیع پارہی ہے: پیوش گوئل

نئی دہلی ۔19رمئی ۔ایم این این ۔تجارت وصنعت کے مرکزی وزیر جناب پیوش گوئل نے آج نئی دہلی میں ایسوچیم انڈیا بزنس ریفارم سمٹ –2026 سے خطاب کیا اور کاروبار کرنے میں آسانی کو آگے بڑھانے، ہندوستان کی مسابقت کو بڑھانے اور وکست بھارت 2047 کی طرف ملک کے سفر کو تیز کرنے کے لیے صنعت اور حکومت کے درمیان گہرے تعاون پر زور دیا ۔وزیر موصوف نے کہا کہ موجودہ عالمی صورتحال اور جغرافیائی - سیاسی غیر یقینی صورتحال کو ہندوستان کے لیے کاروباری عمل کو مضبوط کرنے، تیزی سے اصلاحات کرنے، زیادہ استحکام پیدا کرنے اور سپلائی چین کو مضبوط کرنے کے موقع کے طور پر دیکھا جانا چاہیے ۔انہوں نے کہا کہ ہندوستان اور وزیر اعظم جناب نریندر مودی نے کبھی بھی کسی بحران کو رائیگاں نہیں جانے دیا اور اس اعتماد کا اظہار کیا کہ ملک موجودہ عالمی خطرات کو ترقی اور اصلاحات کے مواقع میں تبدیل کرے گا ۔بدلتی ہوئی عالمی صورتحال اور مغربی ایشیاء کے بحران پر بات کرتے ہوئے، جناب گوئل نے کہا کہ کاروبار کو خدشہ میں پڑنے کے بجائے مواقع اور خطرات ، دونوں کے تئیں محتاط رہنا چاہیے ۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان نے کووڈ–19 جیسے غیر متوقع چیلنجوں پر کامیابی سے قابو پالیا ہے اور فضلہ کو کم کرنے، پیداواری صلاحیت کو بہتر بنانے اور توانائی کی بچت کے اقدامات کو اپنانے سمیت ہوشیار اور زیادہ مؤثر کاروباری طریقوں کی ضرورت پر زور دیا۔انہوں نے کہا کہ کووڈ کے دور میں ملے سبق نے ڈیجیٹل مشغولیت اور ریموٹ ورکنگ ماڈلز کی تاثیر کا مظاہرہ کیا ہے ۔ ہندوستان میں عالمی صلاحیت مراکز (جی سی سی) کی تیز رفتار ترقی کا حوالہ دیتے ہوئے جناب گوئل نے کہا کہ ملک میں تقریباً 1800 جی سی سی کام کررہے ہیں اور تقریباً 2 ملین بالواسطہ روزگار اور تقریباً 10 ملین بلاواسطہ روزگار پیدا کر رہے ہیں ۔انہوں نے کہا کہ بین الاقوامی کمپنیوں نے تیزی سے ہندوستان کو ایک قابل اعتماد شراکت دار کے طور پر تسلیم کیا ہے، جس میں نوجوان اور باصلاحیت افرادی قوت ہے، جو عالمی کاروائیوں کی حمایت کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے ۔وزیر موصوف نے ہندوستان کے خدمات کے شعبے پر اعتماد کا اظہار کیا اور کہا کہ مصنوعی ذہانت اور سائبر سیکورٹی جیسی ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز نئے مواقع پیدا کریں گی ۔ جناب گوئل نے اس بات پر زور دیا کہ ہندوستان کو ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز، کاروباری اصلاحات اور عالمی پیش رفت کو مواقع کے طور پر دیکھنا چاہیے ۔ انہوں نے کہا کہ حکومت قابل اعتماد عالمی شراکت داری، کم لاگت والے ڈیٹا کی دستیابی، قابل تجدید توانائی کی توسیع اور مضبوط بجلی کے بنیادی ڈھانچے کے ذریعے ڈیٹا سینٹرز اور کلاؤڈ سروسز میں سرمایہ کاری کے لیے ایک فعال ماحولیاتی نظام تشکیل دے رہی ہے ۔انہوں نے بتایا کہ ہندوستان یا ہندوستانی ڈیٹا سینٹرز سے باقی دنیا کو فراہم کی جانے والی کلاؤڈ سروسز کو 2047 تک 100 فیصد ٹیکس فری کا درجہ دیا گیا ہے ۔انہوں نے کہا کہ ڈیٹا سینٹرز میں سرمایہ کاری سے رئیل اسٹیٹ، ہاسپٹلٹی تعلیم اور مینوفیکچرنگ جیسے شعبوں میں مانگ پیدا ہوگی ۔

امریکی میئر پر چین کے لیے کام کرنے کا الزام

کیلیفورنیا۔19رمئی۔ ایم این این۔ کیلیفورنیا کے شہر آرکیڈیا کی میئر نے چین کے لیے غیر قانونی ایجنٹ کے طور پر کام کرنے کے الزامات کو قبول کرنے پر رضامندی ظاہر کردی ہے ۔ استغاثہ کا کہنا ہے کہ ایلین وانگ امریکی حکومت اور رائے عامہ پر اثر انداز ہونے کی کوشش کے مقصد سے چین میں انسانی حقوق کے خدشات کو کم کرنے والی خبروں کو پھیلانے کے لیے ایک چینی اہلکار کے ساتھ براہ راست رابطہ کررہی تھی ۔امریکی حکام کا کہنا ہے کہ امریکہ میں چین کی خفیہ سرگرمیوں اور جاسوسی کی حد اس معاملے سے کہیں زیادہ ہے ۔ ایف بی آئی کے مطابق، چینی کاؤنٹر انٹیلی جنس اور جاسوسی کی کوششیں'' امریکہ کی معاشی بہبود اور جمہوری اقدار کے لیے سنگین خطرہ ہیں'' ۔امریکی محکمہ انصاف کے مطابق، کیلی فورنیا کے ایک شہر آرکیڈیا کے میئر نے چین کے غیر قانونی ایجنٹ کے طور پر کام کرنے کا جرم قبول کرنے پر رضامندی ظاہر کردی ہے ۔58 سالہ ایلین وانگ نے میئر کے عہدے سے استعفیٰ دے دیا ہے اور توقع ہے کہ وہ آنے والے ہفتوں میں لاس اینجلس کی ایک وفاقی عدالت میں باضابطہ طور پر اپنی مجرمانہ درخواست داخل کریں گی ۔وفاقی استغاثہ نے پیر کو اعلان کیا کہ وانگ اور اس کی سابق منگیتر یاؤنگ مائیک سن پر چینی حکومتی اہلکاروں کی جانب سے امریکہ میں چین نواز پروپیگنڈے کو فروغ دینے کا الزام ہے ۔ سن، 65، گزشتہ سال اکتوبر میں وفاقی عدالت میں جرم قبول کرنے کے بعد پہلے ہی چار سال قید کی سزا کاٹ رہا ہے ۔عدالتی فائلنگ کے مطابق، وانگ نے جرم قبول کرنے پر رضامندی ظاہر کی ہے جس میں زیادہ سے زیادہ 10 سال قید کی سزا ہے ۔ وہ نومبر 2022 میں آرکیڈیا سٹی کونسل کے لیے منتخب ہوئی تھیں ۔شہر کے میئر کا انتخاب باری باری کی بنیاد پر کونسل کے پانچ اراکین میں سے ہوتا ہے ۔امریکی حکام نے کہا کہ یہ مقدمہ امریکی اداروں میں غیر ملکی اثر و رسوخ کی کارروائیوں پر تشویش کو اجاگر کرتا ہے ۔ کیلیفورنیا کے سینٹرل ڈسٹرکٹ کے فرسٹ اسسٹنٹ امریکی اٹارنی بل ایسیلی نے کہا کہ خفیہ طور پر غیر ملکی حکومتوں کے لیے کام کرنے والے افراد جمہوریت اور قومی مفادات کو نقصان پہنچاتے ہیں ۔

महाराष्ट्र शासन

तंत्रशिक्षण संचालनालय, महाराष्ट्र राज्य, मुंबई

३, महापालिका मार्ग, पत्र पेटी क्र. १९६७, मुंबई ४०० ००१

क्रमांक: १०/तंशिसं/पदविका प्रवेश वेळापत्रक/दहावी नंतरचे प्रथम वर्ष पदविका/२०२६/१९१ — दिनांक : १८/०५/२०२६

शैक्षणिक वर्ष २०२६-२७ करीता प्रथम वर्ष पोस्ट एसएससी (दहावी नंतरचे) पदविका अभियांत्रिकी व तंत्रज्ञान / वास्तुकला अभ्यासक्रम प्रवेशासाठीचे वेळापत्रक

महाराष्ट्र शासन राजपत्र (असाधारण) दि ०५ जुलै, २०१८ मध्ये प्रकाशीत केलेल्या अधिसूचना क्र. २३२ ला अनुसरून, उच्च व तंत्रशिक्षण विभाग यांनी शासन निर्णय क्रमांक संकीर्ण-२०१९/(प्र.क्र.०६/१९)/तांशि-५ दि. ०६ फेब्रुवारी, २०१९ अन्वये तंत्रशिक्षण संचालनालय, महाराष्ट्र राज्य यांच्या कार्यक्षेत्रात असलेल्या पदविका अभ्यासक्रमांच्या प्रवेश प्रक्रियेशी संबंधीत बाबीची अंमलबजावणी करण्याकरीता संचालक, तंत्रशिक्षण हे सक्षम प्राधिकारी आहेत.

शैक्षणिक वर्ष २०२६-२७ करीता तीन वर्ष कालावधीच्या, पुर्णवेळ पोस्ट एसएससी पदविका अभियांत्रिकी व तंत्रज्ञान / वास्तुकला अभ्यासक्रम राबविणाऱ्या महाराष्ट्र राज्यातील शासकीय, अशासकीय अनुदानित, विद्यापीठ संचालित व खाजगी विनाअनुदानित पदविका शैक्षणिक संस्थांच्या प्रथम वर्षाच्या प्रवेशप्रक्रियेसाठी ऑनलाईन नोंदणी करणे, कागदपत्रांच्या स्कॅन छायाप्रती अपलोड करणे, कागदपत्रे पडताळणी करणे आणि अर्ज निश्चित करणे या प्रक्रियेच्या माहितीसाठी ही सूचना प्रसिद्ध करण्यात येत आहे.

प्रवेशासाठी ऑनलाईन नोंदणी:-

१.१ उमेदवारांनी वेळापत्रकानुसार https://poly26.dtemaharashtra.gov.in/ या संकेतस्थळावर ऑनलाईन अर्ज सादर करावेत. उमेदवार मोबाईलद्वारे Android किंवा IOS स्टोअर वर जाऊन "DTE-Diploma Admission" हे ॲप डाऊनलोड करुन त्याद्वारेदेखील अर्ज भरुन निश्चित करु शकतात..

१.२ ऑनलाईन पद्धतीने क्रेडिट कार्ड / डेबिट कार्ड / UPI /नेट बँकिंगद्वारे उमेदवारांना खाली नमूद केलेले अर्ज शुल्क भरणे आवश्यक आहे. (कोणत्याही अन्य पद्धतीने शुल्क भरण्यासाठी परवानगी दिली जाणार नाही) भरलेले अर्ज शुल्क ना परतावा पद्धतीचे आहे.

महाराष्ट्र राज्यातील सर्वसाधारण प्रवर्ग, महाराष्ट्र राज्याबाहेरील (OMS), जम्मू व काश्मीर आणि लडाख संघराज्य क्षेत्र मधून विस्थापित उमेदवार	१४००/-
फक्त महाराष्ट्र राज्यातील राखीव प्रवर्ग उमेदवार [SC, ST, VJ/DT-NT(A), NT(B), NT(C), NT(D), OBC, SBC, SEBC, EWS] आणि दिव्यांग उमेदवार	१३००/-

महाराष्ट्र राज्य / अखिल भारतीय / जम्मू-कश्मीर व लडाख विस्थापित उमेदवारांसाठी प्रवेश प्रक्रियेचे टप्पे आणि नियोजित तारखा खालीलप्रमाणे आहेत.

अनु.	प्रक्रिया	वेळापत्रक	
		सुरुवात तारीख	अंतिम तारीख
१.	प्रवेशप्रक्रियेसाठी उमेदवारांद्वारे संकेतस्थळावरुन अर्ज छाननीची योग्य पद्धत (ई-स्क्रूटनी पध्दत किंवा प्रत्यक्ष स्क्रूटनी) निवड करुन ऑनलाईन नोंदणी करणे, कागदपत्रांच्या स्कॅन छायाप्रती अपलोड करणे. (महाराष्ट्र राज्य / अखिल भारतीय / जम्मू-कश्मीर व लडाख विस्थापित उमेदवारांसाठी)	२०-०५-२०२६	२२-०६-२०२६
२.	प्रवेशासाठी कागदपत्रांची पडताळणी आणि अर्ज भरल्याची निश्चिती करणे.	२०-०५-२०२६	२२-०६-२०२६
३.	महाराष्ट्र राज्य / अखिल भारतीय / जम्मू-कश्मीर व लडाख विस्थापित उमेदवारांसाठी संकेतस्थळावर तात्पुरत्या गुणवत्ता याद्या प्रदर्शित करणे.	२४-०६-२०२६	
४.	तात्पुरत्या गुणवत्ता याद्यामध्ये तक्रार, असल्यास त्या सादर करणे.	२५-०६-२०२६	३०-०६-२०२६
५.	महाराष्ट्र राज्य / अखिल भारतीय / जम्मू-कश्मीर व लडाख विस्थापित उमेदवारांसाठी संकेतस्थळावर अंतिम गुणवत्ता याद्या प्रदर्शित करणे.	०२-०७-२०२६	

उमेदवारांनी पात्रता निकष, प्रवेश नियम, माहिती पुस्तिका, तपशीलवार वेळापत्रक आणि उमेदवारांसाठी सविस्तर सूचना इत्यादींच्या माहितीसाठी तंत्रशिक्षण संचालनालयाच्या संकेतस्थळावर भेट द्यावी. कॅपच्या विविध फेरींकरिता विकल्प अर्ज (ऑप्शन फॉर्म भरणे, कॅप जागावाटप, जागास्वीकृती करणे, उमेदवाराने वाटप केलेल्या संस्थेमध्ये उपस्थित राहणे, संस्थास्तरावरील जागांचे प्रवेश, प्रवेशाची अंतिम तारीख इत्यादींबाबतचे पुढील वेळापत्रक अंतिम गुणवत्ता यादी जाहीर झाल्यानंतर घोषित केले जाईल आणि ते https://poly26.dtemaharashtra.gov.in/ या संकेतस्थळावर प्रसिद्ध करण्यात येईल.

मदतकक्ष क्रमांक +91 7249724418 सकाळी १०.०० ते संध्याकाळी ६.०० या वेळेत सुरु असतील. तसेच टोल-फ्री क्रमांक प्रवेशाच्या संकेतस्थळावर उपलब्ध राहतील.

सही/-

(डॉ. विनोद मोहितकर)

संचालक, तंत्रशिक्षण, महाराष्ट्र राज्य, मुंबई

ناندیڑ میں آج شدید گرمی کی لہر کا خدشہ

ناندیڑ، 19 مئی:(ورق تازہ نیوز) علاقائی محکمہ موسمیات کی جانب سے جاری کردہ تازہ ہدایت کے مطابق ضلع ناندیڑ کے لیے 20 مئی 2026 کو یلو الرٹ" جاری کیا گیا ہے۔ محکمہ موسمیات نے خبردار کیا ہے کہ اس دن ضلع کے مختلف مقامات پر شدید گرمی کی لہر (ہیٹ ویو) چلنے کا قوی امکان ہے۔ ضلعی انتظامیہ نے اس صورتحال کو مدنظر رکھتے ہوئے تمام متعلقہ محکموں اور عوام سے احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کی اپیل کی ہے۔ حکام کے مطابق بڑھتی ہوئی گرمی صحت کے لیے خطرناک ثابت ہوسکتی ہے، خاص طور پر بچوں، بزرگوں اور بیمار افراد کو زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔

ہیٹ ویو کے دوران احتیاطی تدابیر: دوپہر 12 بجے سے شام 4 بجے تک غیر ضروری طور پر گھر سے باہر نکلنے سے گریز کریں۔
- زیادہ سے زیادہ پانی اور مشروبات کا استعمال کریں تاکہ جسم میں پانی کی کمی نہ ہو۔
- ہلکے، ڈھیلے اور سوتی کپڑے پہنیں۔
- دھوپ میں نکلتے وقت سر کو کپڑے یا ٹوپی سے ڈھانپیں۔
- بچوں اور بزرگوں کو خاص طور پر دھوپ سے محفوظ رکھیں۔
- اگر کسی کو چکر، کمزوری یا بے ہوشی جیسی علامات ظاہر ہوں تو فوراً طبی امداد حاصل کریں۔

ضلعی انتظامیہ نے واضح کیا ہے کہ تمام سرکاری محکمے الرٹ پر رہیں اور کسی بھی ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کے لیے تیار رہیں۔ عوام سے بھی اپیل کی گئی ہے کہ وہ افواہوں پر دھیان نہ دیں اور صرف سرکاری ہدایات پر عمل کریں۔
ماہرین کے مطابق اگر احتیاطی تدابیر پر صحیح طریقے سے عمل کیا جائے تو گرمی کی شدت کے نقصانات سے بڑی حد تک بچا جاسکتا ہے۔

ادویات فروشوں کی ہڑتال کے پیش نظر ناندیڑ میں کنٹرول روم قائم

ناندیڑ، 19 مئی:(ورق تازہ نیوز) آل انڈیا آرگنائزیشن آف کیمسٹس اینڈ ڈرگسٹس کی جانب سے 20 مئی 2026 کو ایک روزہ ہڑتال کا اعلان کیا گیا ہے۔ اس پس منظر میں مریضوں کو درپیش ممکنہ مشکلات سے بچانے کے لیے محکمہ خوراک و ادویات کے اسسٹنٹ کمشنر دفتر کی جانب سے ضلع سطح پر ایک کنٹرول روم قائم کیا گیا ہے۔ انتظامیہ کے مطابق کنٹرول روم کے لیے اسسٹنٹ کمشنر (ادویات) اے۔ ٹی۔ راٹھوڑ، فوڈ سیفٹی آفیسر محترمہ ٹی۔ وی۔ شیرامے اور کلرک ٹائپسٹ محترمہ اے۔ آر۔ پاٹل کو ذمہ داریاں سونپی گئی ہیں۔ عوام کی سہولت کے لیے ان کے موبائل نمبرات بھی جاری کیے گئے ہیں تاکہ ضرورت کے وقت فوری رابطہ کیا جا سکے۔ انتظامیہ نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ ہڑتال کے دوران اگر کسی مریض کو ادویات دستیاب نہ ہوں یا فوری ضرورت پیش آئے تو وہ کنٹرول روم کے فراہم کردہ نمبرز پر رابطہ کریں۔ ساتھ ہی محکمہ خوراک و ادویات نے شہریوں کو مشورہ دیا ہے کہ ممکنہ پریشانی سے بچنے کے لیے ضروری ادویات پیشگی خرید کر رکھیں تاکہ ہڑتال کے دن کسی قسم کی دشواری کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

تعزیتی پیغام

فاروق سید (مرحوم)

بڑے افسوس کے ساتھ معروف صحافی، ادیب، ماہنامہ "گل بوٹے" کے بانی و مدیر اور بہترین ناظم محترم فاروق سید کے انتقال پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتا ہوں۔ بچوں کے ادب، صحافت اور اردو زبان کے فروغ کے میدان میں محترم فاروق سید کا انتقال ایک عظیم علمی، ادبی اور صحافتی خسارہ ہے، جس کی تلافی آسان نہیں۔ نہایت افسوس اور قلبی صدمے کے ساتھ یہ اطلاع موصول ہوئی کہ بچوں کے مقبول و ہردلعزیز ماہنامہ "گل بوٹے" (ممبئی) کے بانی و مدیر، ممتاز صحافی، ادیب، بہترین ناظم اور بچوں کے مخلص محسن محترم فاروق سید اس دارِ فانی سے رخصت ہوگئے۔ مرحوم سے میرے دیرینہ اور نہایت خوشگوار تعلقات رہے۔ اکادمی کی ذمہ داری سنبھالنے سے قبل بھی ان کی شخصیت، خلوص، علمی مزاج اور اردو زبان کے تئیں والہانہ محبت ہمیشہ متاثر کرتی رہی۔ وہ اردو صحافت اور بچوں کے ادب کی دنیا کا ایک روشن چراغ تھے، جنہوں نے اپنی پوری زندگی نئی نسل کی ذہنی، اخلاقی اور ادبی تربیت کے لیے وقف کردی تھی۔ ماہنامہ "گل بوٹے" صرف ایک رسالہ نہیں بلکہ اردو زبان و ادب کی ایک ایسی خوبصورت تحریک تھی، جس نے ہزاروں بچوں کے دلوں میں مطالعہ، تحریر اور اپنی مادری زبان سے محبت کا چراغ روشن کیا۔ مرحوم نے نہایت خاموشی، اخلاص اور مستقل مزاجی کے ساتھ بچوں کے ادب کی آبیاری کی اور اردو صحافت میں ایک منفرد مقام حاصل کیا۔ رمضان المبارک میں وہ عمرہ کی سعادت سے بھی فیض یاب ہوئے، جہاں طبیعت ناساز ہونے کے بعد مسلسل علیل رہنے لگے۔ متعدد اسپتالوں میں علاج، بائی پاس سرجری اور طویل طبی جدوجہد کے باوجود وہ جانبر نہ ہوسکے اور اپنے خالقِ حقیقی سے جاملے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، ان کی علمی، ادبی اور صحافتی خدمات کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے، انہیں جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام نصیب کرے اور تمام اہلِ خانہ، متعلقین، قارئین، شاگردوں اور اردو ادب سے وابستہ افراد کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔ اس غم کی گھڑی میں، میں اور مہاراشٹر راجیہ اردو ساہتیہ اکادمی مرحوم کے اہلِ خانہ کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔

دعا گو: سید حسین اختر

کارگذار صدر مہاراشٹر راجیہ اردو ساہتیہ اکادمی، ممبئی

غیر قانونی اسلحہ رکھنے والے 2 ملزمان گرفتار، مشتبہ طور پر گھومنے والے 5 افراد کے خلاف مقدمات درج

ناندیڑ: دیہی پولیس نے کومبنگ آپریشن کے دوران بڑی کارروائی کرتے ہوئے غیر قانونی اسلحہ رکھنے والے دو ملزمان کو گرفتار کرلیا جبکہ رات کے وقت مشتبہ طور پر گھومنے والے پانچ افراد کے خلاف بھی مقدمات درج کیے گئے ہیں۔ پولیس کے مطابق یہ کارروائی خفیہ اطلاع کی بنیاد پر مختلف مقامات پر کی گئی۔ اس دوران دھنے گاؤں چوک سے ٹاپرے چوک جانے والے پل، وشنوپوری کے قریب، ویڈ بار روڈ، ایم آئی ڈی سی سڈکو، ہڈکو علاقہ اور کالیشور کمانی سمیت مختلف جگہوں پر چھاپے مارے گئے۔ پولیس نے بتایا کہ دو ملزمان کے قبضے سے دو لوہے کے خنجر (چاقو) برآمد کیے گئے، جن کی مالیت تقریباً 500 روپے فی کس ہے۔ دونوں کے خلاف Arms Act 1959 کی دفعہ 4/25 کے تحت الگ الگ مقدمات درج کیے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ رات کے وقت بلاوجہ مشتبہ طور پر گھومنے والے پانچ افراد کے خلاف Maharashtra Police Act 1951 کی دفعہ 122 کے تحت پانچ الگ الگ مقدمات درج کیے گئے۔ اسی دوران ناکہ بندی کے دوران چھ گاڑیوں کو بھی حراست میں لیا گیا۔ یہ کارروائی پولیس سپرنٹنڈنٹ ابیناش کمار کی ہدایت پر انجام دی گئی، جبکہ دیگر اعلیٰ افسران کی نگرانی میں ناندرڈ دیہی پولیس کی ٹیم نے حصہ لیا۔ گرفتار ملزمان میں سید عرفات سید حسین (26)، ییش راجو سنگھ ٹھاکر (22)، اشتو ینایک میٹکر (23)، والاجی دیوکر (19)، محمد اشفاق، شیخ ابوذر (18) اور رضوان خان (18) شامل ہیں۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ نے کامیاب کارروائی پر پولیس ٹیم کی ستائش کرتے ہوئے انہیں مبارکباد دی ہے۔

راحت کریڈٹ کوآپریٹیو سوسائٹی لمیٹڈ، ناندیڑ

فوری ضرورت ہے

ڈیلی کلیکشن ایجنٹس دو عدد کلرک اور ایک اسسٹنٹ ریکوری آفیسر

Requirement for daily collection agents clerks and one assistant recovery officer

تینوں اسامیوں کے لیے امیدوار کا ناندیڑ کا رہنا ضروری ہے۔
ڈیلی کلیکشن ایجنٹ اور اسسٹنٹ ریکوری آفیسر کے لیے امیدوار کا کم سے کم 12 ویں پاس ہونا ضروری ہے گریجویٹ کینڈیڈیٹس کو ترجیح دی جائے گی۔
دو عدد کلرک کی پوسٹ کے لیے امیدوار کا ایم ایس سی آئی ٹی MSCIT اور ایکسل Excell میں کام آنا ضروری ہے بی کام B.Com گریجویٹ کو ترجیح دی جائے گی۔
امیدوار کا راحت کے کسی بھی ڈائریکٹر سے یا جماعت اسلامی کے کسی رکن یا ناندیڑ کے کسی معزز شہری سے شناسائی ہونا ضروری ہے۔
ضروری اسناد کی زیراکس کاپی صبح 11 تا 4 بجے تک راحت سوسائٹی کے دفتر واقع دیگلور ناکہ پر مینیجر صاحب کے پاس جمع کرادیں ضرورت کے حساب سے آپ سے ربط کیا جائے گا۔

سیکریٹری
راحت کریڈیٹ کوآپریٹیو سوسائٹی، ناندیڑ
Mobile No 9421764652

اپنا میڈیکل کالج، بیٹے کے نام کے آگے ڈاکٹر

موٹے گاؤکر سر کے خوابوں کو لگا جھٹکا؛ کروڑوں کی......

ناندیڑ/لاتور (ورق تازہ نیوز) ملک بھر میں سنسنی پھیلانے والے "NEET UG" پیپر لیک معاملے" کے تانے بانے اب مہاراشٹر کے شہر لاتور تک پہنچ گئے ہیں۔ اس اہم معاملے میں سنٹرل بیورو آف انویسٹیگیشن (سی بی آئی) نے بڑی کارروائی کرتے ہوئے لاتور کے مشہور "رینوکائی کیریئر سینٹر" کے ڈائریکٹر شیوراج رگھوناتھ موٹے گاؤکر کو گرفتار کرلیا ہے۔ سی بی آئی نے انہیں اتوار، 17 مئی کو شام کے وقت پونے سے حراست میں لیا۔ ذرائع کے مطابق طویل پوچھ تاچھ کے بعد چونکا دینے والے انکشافات سامنے آئے ہیں۔ بتایا جارہا ہے کہ موٹے گاؤکر نے امتحان سے تقریباً دس دن پہلے ہی سوالیہ پرچہ حاصل کرلیا تھا۔ مزید حیران کن بات یہ سامنے آئی ہے کہ انہوں نے یہ پورا کھیل اپنے بیٹے کو ڈاکٹر بنانے کے لیے رچایا۔ قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ کئی طلبہ کو ڈاکٹر بنانے والی کوچنگ چلانے والے موٹے گاؤکر خود ڈاکٹر نہیں تھے۔ اسی وجہ سے وہ خود میڈیکل کالج قائم نہیں کر سکتے تھے، لہٰذا وہ اپنے بیٹے کو ایم بی بی ایس کروا کر یہ خواب پورا کرنا چاہتے تھے۔ تحقیقات میں یہ بھی انکشاف ہوا ہے کہ موٹے گاؤکر پانچ ایکڑ سے زائد اراضی پر میڈیکل کالج تعمیر کررہے تھے، جس کا تقریباً 50 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔ یہ معاملہ سامنے آنے کے بعد تعلیمی نظام پر ایک بار پھر سوالیہ نشان کھڑا ہوگیا ہے، اور سی بی آئی اس کیس کی مزید گہرائی سے جانچ کررہی ہے۔

دیگلور میں بڑی کاروائی: مویشیوں سے بھری گاڑیاں ضبط

7 ملزمان گرفتار، لاکھوں روپیوں کا مال برآمد

ناندیڑ: (ورق تازہ نیوز) دیگلور پولیس نے آپریشن کریک ڈاؤن" کے تحت بڑی کارروائی کرتے ہوئے مویشیوں کو غیر قانونی طور پر لے جانے اور ان پر ظلم کرنے کے معاملے میں 7 ملزمان کو گرفتار کرلیا ہے، جبکہ تقریباً 36 لاکھ روپے سے زائد مالیت کا مال ضبط کیا گیا ہے۔ پولیس کے مطابق ملزمان کے خلاف Maharashtra Animal Preservation Act کی دفعات 5ب) اور 9، نیز Prevention of Cruelty to Animals Act 1960 کی دفعات (3)(1)11 اور (1)11ف (کے تحت مقدمات درج کیے گئے ہیں، ساتھ ہی بھارتیہ نیائے سنہیتا کی متعلقہ دفعات بھی عائد کی گئی ہیں۔ یہ کارروائی پولیس سپرنٹنڈنٹ ابیناش کمار کی ہدایت پر انجام دی گئی، جبکہ ایڈیشنل ایس پی سورج گرو اور دیگر افسران کی نگرانی میں ڈیگلور پولیس ٹیم نے حصہ لیا۔ پولیس کو خفیہ اطلاع ملی تھی کہ کچھ افراد مویشیوں کو غیر قانونی طور پر ذبح کے لیے لے جارہے ہیں۔ اس اطلاع پر 18 مئی 2026 کو مدنور ناکہ، دیگلور کے مقام پر ناکہ بندی کی گئی۔ صبح 9:30 سے 10:45 کے درمیان پولیس نے چار گاڑیوں کو روکا، جن میں مویشیوں کو بے رحمی سے باندھ کر بھرا گیا تھا۔
اس کارروائی میں متعدد گائیں، بیل اور بچھڑے (درجنوں کی تعداد میں) ◦ Ashok Leyland Tempo 1 ◦ ٹیمپو Mahindra 2 ◦ ٹیمپو Tempo Eicher 1059 Bolero Pickup گاڑیاں۔ ضبط کیں، جن کی مجموعی مالیت تقریباً 36,16,000 روپے بتائی گئی ہے۔ گرفتار ملزمان میں دیگمبر پنداپورے، سنتوش بھنڈاروار، گنیش پرتواڑ، ماروتی گلگلچاوڑ، کوندیبا راوپورے، عالم نظام وتج اور گنیش گریلگیری شامل ہیں۔ پولیس کے مطابق ملزمان مویشیوں کو غیر قانونی طور پر ذبح کے لیے لے جا رہے تھے اور انہیں گاڑیوں میں انتہائی تکلیف دہ حالت میں باندھ کر رکھا گیا تھا۔ اس پر فوری کارروائی کرتے ہوئے تمام مویشیوں کو آزاد کرایا گیا اور ملزمان کو گرفتار کیا گیا۔ اس کارروائی کی نگرانی پولیس انسپکٹر سوریا موہن بولمواڈ اور ان کی ٹیم نے کی، جبکہ کیس کی مزید تفتیش جاری ہے۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ نے کامیاب کارروائی پر پوری ٹیم کی ستائش کرتے ہوئے انہیں مبارکباد دی ہے۔

افغانستان کے خلاف واحد ٹیسٹ اور 3 میچوں کی ونڈے سیریز کے لیے ہندوستانی ٹیم کا اعلان، ایشان کشن کی واپسی

ممبئی: افغانستان کے خلاف ایک ٹیسٹ میچ اور ونڈے سیریز کے لیے ہندوستانی ٹیم کا اعلان ہو گیا ہے۔ ٹیسٹ میچ کے لیے ایک بڑی تبدیلی ٹیم کی نائب کپتانی میں ہوئی ہے۔ تمام قیاس آرائیوں پر مہر لگاتے ہوئے سلیکشن کمیٹی نے رشبھ پنت کو نائب کپتانی سے ہٹا دیا ہے اور ان کی جگہ کے ایل راہل کو یہ ذمہ داری دی ہے۔ جبکہ اسٹار تیز گیند باز جسپریت بمراہ کو پوری سیریز سے ہی آرام دے دیا گیا ہے۔ ان کے علاوہ ایک بڑا فیصلہ تجربہ کار آل راؤنڈر رویندر جڈیجہ کے بارے میں لیا گیا ہے، جو دونوں سیریز کا حصہ نہیں ہیں۔ جبکہ روہت شرما اور ہاردک پانڈیا کے ونڈے سیریز میں کھیلنے پر شک برقرار ہے۔ منگل 19 مئی کو گواہاٹی میں ہندوستانی ٹیم کی سلیکشن کمیٹی کی میٹنگ ہوئی، جس کے بعد چیف سلیکٹر اجیت اگرکر نے پریس کانفرنس میں ٹیم کا اعلان کیا۔ اس میں بڑا فیصلہ رشبھ پنت کے بارے میں ہوا، جنہیں گزشتہ سال ہی ٹیسٹ ٹیم کا نائب کپتان بنایا گیا تھا۔ لیکن بطور کپتان آئی پی ایل میں ان کی قیادت اور اس سے ان کی بیٹنگ پر پڑنے والے اثرات کو دیکھتے ہوئے یہ ذمہ داری واپس لے لی گئی اور تجربہ کار اوپنر راہل کو نائب کپتان بنایا گیا ہے۔ خراب فارم کے باعث رشبھ پنت ٹی-20 کے بعد ونڈے ٹیم سے بھی پوری طرح باہر ہو گئے ہیں۔ ان کی جگہ ایشان کشن کو شاندار کارکردگی کا انعام ملا ہے۔ ایشان کشن کی پورے ڈھائی سال بعد ونڈے ٹیم میں واپسی ہوئی ہے۔ انہوں نے آخری ونڈے میچ ورلڈ کپ 2023 میں کھیلا تھا۔ اس کے ساتھ ہی سنجو سیمسن کی ونڈے میں واپسی کی امیدوں کو جھٹکا لگا ہے۔ حالانکہ ٹیسٹ ٹیم میں اب بھی رشبھ پنت نمبر ون وکٹ کیپر ہیں، جبکہ ان کے بیک اپ کے طور پر دھرو جوریل اسکواڈ میں شامل ہیں۔ ایسے میں ایشان کو ٹیسٹ میں واپسی کے لیے انتظار کرنا ہوگا۔ سلیکشن کمیٹی نے ونڈے سیریز کے لیے ایک بڑا فیصلہ کیا ہے، جس میں روہت شرما اور ہاردک پانڈیا کو شامل کیا گیا ہے۔ حالانکہ دونوں کے بارے میں ہی سلیکشن کمیٹی نے صاف کیا ہے کہ ان کا کھیلنا فٹنس پر منحصر رہے گا۔ دونوں ہی اسٹار کھلاڑی آئی پی ایل 2026 میں فٹنس کے مسائل سے پریشان ہیں۔ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہی یہ فیصلہ لیا گیا ہے۔ دوسری جانب رویندر جڈیجہ کو 6 جون سے شروع ہو رہے ٹیسٹ میچ کے لیے آرام دیا گیا ہے۔ لیکن اگرکر نے صاف کیا ہے کہ ونڈے میں جڈیجہ کی جگہ نئے کھلاڑیوں کو آزمانے کی کوشش ہو رہی ہے اور اس لیے انہیں ونڈے ٹیم سے باہر رکھا گیا ہے۔ ٹیسٹ اور ونڈے سیریز کی ٹیم میں پہلی بار گرنور برار، ہرش دوبے اور پرنس یادو کو منتخب کیا گیا ہے۔

ہندوستانی ٹیم کا ٹیسٹ اسکواڈ: شبھمن گل (کپتان)، یشسوی جیسوال، کے ایل راہل (نائب کپتان)، سائی سدرشن، رشبھ پنت، دیودت پڈیکل، نتیش کمار ریڈی، واشنگٹن سندر، کلدیپ یادو، محمد سراج، پرسدھ کرشنا، مانو ستھار، گرنور براڑ، ہرش دوبے، دھرو جوریل۔

ہندوستانی ٹیم کا ونڈے اسکواڈ
شبھمن گل (کپتان)، روہت شرما، وراٹ کوہلی، شریس ایئر (نائب کپتان)، کے ایل راہل، ایشان کشن، ہاردک پانڈیا، نتیش کمار ریڈی، واشنگٹن سندر، کلدیپ یادو، عرشدیپ سنگھ، پرنس یادیو، پرسدھ کرشنا، گرنور برار، ہرش دوبے۔

ٹی سی گم گئی

میری سمیہ بیگم سید اعجاز علی کے نام کی بارہویں جماعت آرٹس کامیاب کی ثناء اردو جونیئر کالج ناندیڑ کی ٹی سی اسراء نگر سے ورکشاپ سفر کے دوران کہیں گم ہوگئی ہے۔ اگر کسی صاحب کو ملے تو پتہ ذیل پر لاکر دیں مناسب انعام سے نوازا جائے گا۔

سمیہ بیگم سید اعجاز علی

اسراء نگر ائیرپورٹ روڈ ناندیڑ

لاڈلی بہنوں کے لیے دوبارہ e-KYC شروع؟

آخرکار شندے نے بڑا اعلان کردیا، خواتین کا ٹینشن ختم!

ممبئی: (ورق تازہ نیوز) مہاراشٹر حکومت کی "لاڈکی بہن یوجنا" کے تحت مستحق خواتین کو مارچ اور اپریل کے مہینوں کی ایک ساتھ 3000 روپے کی رقم جاری کی گئی ہے۔ تاہم بڑی تعداد میں خواتین کو اب تک یہ رقم موصول نہیں ہوئی، جس کی بنیادی وجہ e-KYC میں تاخیر اور دیگر تکنیکی مسائل بتائے جارہے ہیں۔ کئی خواتین نے سوال اٹھایا ہے کہ آخر انہیں ان کا حق کب ملے گا۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی مطالبہ سامنے آیا ہے کہ اگر e-KYC مکمل نہ ہونے یا کسی غلطی کی وجہ سے ماہانہ 1500 روپے کا فائدہ نہیں مل رہا، تو دوبارہ e-KYC کرنے کا موقع دیا جائے۔ ذرائع کے مطابق تقریباً 70 لاکھ خواتین یا تو نااہل قرار دی گئی ہیں یا ان کی درخواستوں میں خامیاں پائی گئی ہیں، جس کے باعث انہیں اس مرحلے میں فائدہ نہیں ملا۔ اسی پس منظر میں e-KYC کی آخری تاریخ بڑھانے کا مطالبہ زور پکڑ رہا ہے۔ اسی دوران نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے نے ایک عوامی جلسے میں اہم بیان دیتے ہوئے اشارہ دیا ہے کہ خواتین کو دوبارہ e-KYC مکمل کرنے کا موقع دیا جاسکتا ہے۔ ان کے اس بیان کے بعد امید کی جارہی ہے کہ حکومت جلد اس حوالے سے باضابطہ اعلان کرے گی۔ اگر ایسا ہوتا ہے تو ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں خواتین کو بڑی راحت ملے گی اور وہ اس سرکاری اسکیم سے فائدہ اٹھاسکیں گی۔

غیر قانونی اسلحہ رکھنے والا نوجوان گرفتار

ناندیڑ: ضلع میں جاری پولیس کے خصوصی آپریشن "کریک ڈاؤن" کے تحت مناتھا پولیس اسٹیشن کی ٹیم نے بڑی کارروائی کرتے ہوئے غیر قانونی اسلحہ رکھنے والے ایک نوجوان کو گرفتار کرلیا۔ پولیس نے اس کے قبضے سے تقریباً 1500 روپے مالیت کا مشتبہ ہتھیار نما لائٹر ضبط کیا ہے۔ پولیس کے مطابق یہ کارروائی 18 مئی 2026 کو خفیہ اطلاع کی بنیاد پر کی گئی۔ اطلاع ملی تھی کہ شیودرا نئی آبادی میں ایک شخص کے پاس آتشیں اسلحہ موجود ہے۔ اس پر پولیس ٹیم نے موقع پر پہنچ کر مشتبہ شخص کو حراست میں لیا اور تلاشی کے دوران اس کے پاس سے پستول جیسا نظر آنے والا لائٹر برآمد کیا۔ گرفتار ملزم کی شناخت تشار اروِند واگھمارے (عمر 22 سال)، ساکن نئی آبادی شیودرا، تعلقہ ہدگاؤں، ضلع ناندیڑ کے طور پر ہوئی ہے، جو بے روزگار بتایا جارہا ہے۔ پولیس نے دو پنچوں کی موجودگی میں ضبطی کی کارروائی مکمل کرتے ہوئے ملزم کے خلاف بھارتی اسلحہ قانون 1959 کی دفعہ 6/28 کے تحت مقدمہ درج کیا ہے۔ مزید تفتیش جاری ہے۔ یہ کارروائی پولیس سپرنٹنڈنٹ ابیناش کمار، ایڈیشنل ایس پی ارچنا پاٹل اور سب ڈویژنل پولیس آفیسر دگڈو ہاکے کی رہنمائی میں انجام دی گئی۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ نے اس کامیاب کارروائی پر ٹیم کی ستائش کرتے ہوئے تمام اہلکاروں کو مبارکباد دی ہے۔

برکس یوتھ انٹرپرینیورشپ ورکنگ گروپ کی میٹنگ اندور میں

نئی دہلی-19 مئی۔ ایم این این۔ 2026 کے لیے ہندوستان کی برکس چیئرشپ کے تحت، نوجوانوں کے امور کا محکمہ، نوجوانوں کے امور اور کھیلوں کی وزارت، حکومت ہند 20-21 مئی 2026 کو اندور میں برکس یوتھ انٹرپرینیورشپ ورکنگ گروپ میٹنگ کا انعقاد کرے گی۔ یہ اجلاس تعمیر برائے لچک، اختراع، تعاون اور پائیداری" کے وسیع موضوع کے تحت بلایا جارہا ہے اور یہ برکس کے رکن ممالک کے نوجوان کاروباری افراد اور نمائندوں کو اکٹھا کرے گا۔ یہ جدت، انٹرپرائز، اور پائیدار ترقی کے کلیدی محرک کے طور پر نوجوانوں پر ہندوستان کے مسلسل زور کی عکاسی کرتا ہے۔

नवशनगरपालिका/क्षेत्र.का/.एनएपीव्ही/297/2026
नांदेड वाघाळा शहर महानगरपालिका, नांदेड

दिनांक-:14-5-2026

जाहीर प्रगटन

संचिका क्रं. NT/01/13025/क्षे.का.क्र. 1 तरोडा-सांगवी
प्रकरण:-नाव परिवर्तन करणे बाबत.
या जाहीर प्रगटनाच्या अधारे सर्व जनतेस कळविण्यात येते श्री/सौ. शाजीया नुसरत मोहम्मद अथर रा. तरोडा खु. नांदेड या कार्यालयात अर्ज सादर केला आहे की, ता.नि.भु.अ. पत्र क्रं. 1051/09दि.30/10/2009 तरोडा खु. गट नं. 116पैकी प्लॉट क्रं . 12/ए पिन क्र. 4061200381श्री/सौ . वर्षा जनार्धन शेजुळे यांच्या नावे असलेली मालमत्ता यांचेकडुन अर्ज खरेदीखत क्रं. 11611दि.17 .11.2023च्या आधारे विकत घेतली आहे। वारसा हक्क प्राप्त झालेली आहे. तरी त्यांचे नांवे कर आ-कारणी नोंद वहीत घेण्यासाठी जाहिरप्रगटन देण्यात येत आहे.
तरी या संबंधात कोणास काही आक्षेप असल्यास त्यांनी हे पत्रक प्रसिध्द झाल्याच्या तारखेपासून (1 5 (दिवसाच्या आत या कार्यालयात आपला लेखी आक्षेप पुराव्यासहीत दा खल करावा. अन्यथा अवधी संपल्यानंतर अर्जदाराच्या नांवे वरील प्रमाणे मालमत्ता नोंदविण्यात येईल.
पूर्व-:प्लॉट नं. ए/19आहे.
पश्चिम-:15फुट रुंद रोड आहे.
दक्षीण-:प्लॉट नं. ए/11आहे.
उत्तर-:प्लॉट नं. ए/13आहे.

सहाय्यक आयुक्त
क्षे.का.क्रं.01तरोडा सांगवी,
नांदेड वाघाळा शहर महानरलिका, नांदेड

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کرکے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی *(*پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office:Near Masjid-e- Osman Gani Mohammadia colony, Mal Tekdi Road,NANDED - کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی